Postal Reg. No. L/P/GDP-1 DEC 2006

395

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 34

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

27 رجب 1427 ہجری 24 ظہور 1385 ہش 24 / اگست 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 19 / اگست (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

حضور انور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت دعا کا ایمان افروز حسین تذکرہ فرمایا۔

احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و سلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللھم ایدہ امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو

ارشاد باری تعالیٰ

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْا اِلَّا اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَا اَوْ کِلَاھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْھَرْھُمَا وَقُلْ لَّھُمَا قَوْلًا کَرِیْمًا وَاخْفِضْ لَھُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَۃِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْرًا (بنی اسرائیل:۲۴،۲۵)

ترجمہ: اور تیرے رب نے فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین سے احسان کا سلوک کرو اگر ان دونوں میں سے کوئی ایک تیرے پاس بڑھاپے کی عمر کو پہنچے یا وہ دونوں ہی، تو انہیں اف تک نہ کہہ اور انہیں ڈانٹ نہیں اور انہیں نرمی اور عزت کے ساتھ مخاطب کر۔ اور ان دونوں کے لئے رحم سے عجز کا پر جھکا اور کہہ کہ اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جس طرح ان دونوں نے بچپن میں میری تربیت کی۔

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مٹی میں ملے اسکی ناک۔ مٹی میں ملے اسکی ناک (یہ الفاظ آپؐ نے تین دفعہ دہرائے لوگوں نے عرض کیا کہ حضور کون؟ آپؐ نے فرمایا وہ شخص جس نے اپنے بوڑھے ماں باپ کو پایا اور پھر ان کی خدمت کر کے جنت میں داخل نہ ہو سکا
(مسلم کتاب البر والصلۃ، باب رغم انف من ادرک ابویہ)

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا کون زیادہ مستحق ہے؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں، پھر اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے پوچھا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا تیری ماں۔ اس نے چوتھی بار پوچھا اسکے بعد کون؟ آپؐ نے فرمایا ماں کے بعد تیرا باپ تیرے حسن سلوک کا زیادہ مستحق ہے۔ پھر درجہ بدرجہ قریبی رشتہ دار۔ (بخاری کتاب الادب، باب من احق الناس بحسن الصحبۃ)

حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس شخص کی خواہش ہو کہ اسکی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے: (مسند احمد، جلد ۳ صفحہ ۲۶۶ مطبوعہ بیروت)

فرمان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ

جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے لاپرواہ ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔
(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۹)

وَیُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی حُبِّہٖ مِسْکِیْنًا وَّ یَتِیْمًا وَّاَسِیْرًا (الدھر:۹) اس آیت میں مسکین سے مراد والدین بھی ہیں کیونکہ وہ بوڑھے اور ضعیف ہو کر بے دست و پا ہو جاتے ہیں اور محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وقت ان کی خدمت ایک مسکین کی خدمت کے رنگ میں ہوتی ہے اور اسی طرح اولاد جو کمزور ہوتی ہے اور کچھ نہیں کر سکتی اگر یہ اس کی تربیت اور پرورش کے سامان نہ کرتے تو وہ گویا یتیم ہی ہے پس ان کی خبر گیری اور پرورش کا تہیہ اس اصول پر کرے تو ثواب ہوگا۔"
(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۹ الحکم ۱۰ / مارچ ۱۹۰۴ء)

"والدین کی خدمت ایک بڑا بھاری عمل ہے حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گذر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہم و غم والدین اٹھاتے ہیں جب انسان خود دنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے، کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اٹھاتی ہے۔ کیسی ہی متعدی بیماری بچہ کو ہو۔ چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو، ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی" (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۲۸۹ بدر ۱/ جون

115واں جلسہ سالانہ قادیان 2006ء

انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115 ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

مجلس مشاورت:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18 ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

لبنان اسرائیل جنگ — کئی اسباق کئی پیغام

(1)

لبنان کے تشدد پسند گروپ حزب اللہ اور اسرائیل کے مابین قریباً ایک ماہ سے جاری لڑائی اگرچہ ختم ہوگئی ہے لیکن پھر بھی تا حال چھوٹی موٹی جھڑپیں دن و رات میں کسی بھی وقت چلتی رہتی ہیں مڈل ایسٹ کے اس علاقے میں لڑائیاں یوں ہوتی ہیں جیسے ہمارے ملک میں بعض علاقے ہر سال ہی برسات کے دنوں میں زیر آب آجانے کے بعد جان و مال کی بھاری تباہی سے دوچار ہوتے ہیں اور اگلے سال پھر وہی حالت سامنے آجاتی ہے اسرائیل اور فلسطین کے علاقوں میں چھٹ پٹ جھڑپیں تو روزانہ ہی چلتی رہتیں ہیں روزانہ ہی معصوم روتے ہیں عورتیں آہ و زاریاں کرتی ہیں گلیاں اور محلے تباہی و بربادی کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اس مرتبہ کی ایک ماہ جاری رہنے والی جنگ کا سبب یہ بتایا گیا ہے کہ حزب اللہ نے اسرائیل کے دو فوجی اغوا کر لئے اور انہیں رہا کرنے کی یہ شرط رکھی کہ اسرائیل اُن کے قیدیوں کو رہا کرے لیکن اسرائیل نے بجائے بات چیت کے فوری جنگ کا راستہ اختیار کیا جس کے نتیجہ میں لبنان کا خاص طور پر جنوبی علاقہ تباہی و بربادی کا منظر پیش کر رہا ہے سینکڑوں معصوم بچے اور عورتیں اس جنگ میں مارے جاچکے ہیں آج بھی ہسپتال زخمیوں سے بھرے پڑے ہیں اور بے حال لوگ امداد کیلئے آہ و بکا کر رہے ہیں۔

سب دُنیا جانتی ہے کہ اسرائیل اور اسکی پشت پر کھڑے ہوئے امریکہ کے مقابلہ پر لبنان کی اور اسکی جنگجو تنظیم حزب اللہ کی کچھ بھی طاقت نہیں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ گزشتہ کچھ سالوں سے حزب اللہ نے ایران اور بعض دیگر ممالک سے معمولی طور پر فوجی امداد حاصل کی ہے جو کہ اس ایک ماہ کی لڑائی میں کافی حد تک ختم ہو چکی ہے اس لڑائی میں اگرچہ حزب اللہ نے بہت جرأت مندانہ طور پر اسرائیل کا مقابلہ کیا ہے لیکن وہ اس نقصان کے مقابل پر کچھ بھی نہیں جو اسرائیل نے لبنان کو پہنچایا ہے۔

لبنان کی حالیہ جنگ نے دنیا کو بہت کچھ پیغام دئے ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ جب پہلی مرتبہ 1967ء میں باقاعدہ عرب اسرائیل جنگ ہوئی تھی تو اگرچہ فلسطین سمیت جنگ میں حصہ لینے والے تمام عرب ممالک کو اسرائیل کے مقابل پر شکست ہوئی تھی پھر بھی فلسطین کاز کی خاطر تمام عرب ممالک متحد تھے یہاں تک کہ انہوں نے اپنے اپنے علاقے بھی گنوائے تھے لیکن انہوں نے دُنیا کو یہ پیغام ضرور دیا تھا کہ وہ اسرائیلی جارحیت کے خلاف مشترکہ طور پر اپنے فلسطینی بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہیں لیکن اُس جنگ کے بعد وہ اپنے اتحاد کو قائم نہیں رکھ سکے چنانچہ سب سے پہلے مصر کے سابق صدر انور السادات نے 1978ء میں اپنے مقبوضہ علاقے خالی کرانے کی خاطر نہ صرف اسرائیل سے سمجھوتہ کیا بلکہ اسرائیل کے وجود کو سیاسی طور پر تسلیم بھی کر لیا اس کے بعد باقی عرب ممالک نے بھی اسرائیل کے قبضہ سے اپنے اپنے علاقے چھڑانے کیلئے انفرادی کوششیں شروع کر دیں۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اسرائیل نے یہ شرط کی کہ اگر عرب ممالک اس کے وجود کو تسلیم کر لیں تو اُن کے مقبوضہ علاقے خالی کر کے اُن کے فلسطینی بھائیوں کو دئے جاسکتے ہیں۔ جی ہاں انہی فلسطینی بھائیوں کو جن سے عربوں کو بہت ہمدردی ہے اس طرح اس نے دہرا فائدہ اُٹھانا چاہا ایک تو فلسطینیوں کو اپنی اصل مقبوضہ زمین کا حصہ دینے سے بچ گیا دوسرے اس نے جو حصہ عربوں سے 1967ء میں ہتھیایا تھا اُسے چھوڑ کر فلسطینیوں کو خوش کرنا چاہا لیکن عرب ممالک اس بات پر رضامند نہیں وہ چاہتے ہیں کہ اسرائیل ان کے مقبوضہ علاقے مکمل طور پر خالی کرے اور فلسطینیوں کیلئے اپنے حصہ زمین میں سے معاہدہ کے مطابق حصہ دے اس ڈرامے میں اسرائیل اور اسرائیل نوازوں کو یہ شور کرنے کا بہانہ بھی مل گیا کہ دیکھو عرب بھی فلسطینی کاز کیلئے ہمدرد نہیں ہیں صرف اوپر سے ہمدردی جتا رہے ہیں۔ خیر اس جنگ سے دنیا کو یہ پیغام تو ملا ہی ہے کہ عرب دنیا اب اسرائیل کاز کیلئے اور اپنے مفادات کیلئے کسی طور پر بھی متحد نہیں ہے۔

حالیہ لبنان اسرائیل جنگ میں عرب لیگ نے اسرائیل کے خلاف سوائے مذمت کی قرارداد پاس کرنے کے اور کوئی بھی عملی قدم نہیں اُٹھایا۔ بیرونی دنیا کو یہ پیغام بھی ملا کہ عرب دنیا کا سربراہ ملک سعودی عرب جس کی موجودہ حکومت انگریزوں کی مرہونِ منت ہے اور انہی کے بل بوتے پر وجود میں آئی ہے کسی بھی صورت میں امریکہ و برطانیہ کی دوستی کو نظر انداز نہیں کر سکتی چاہے امریکہ اور اسرائیل مل کر کتنا بھی عرب دنیا کو نقصان پہنچائیں پس چاہے سعودی عرب ہو یا دیگر عرب ممالک انہوں نے لبنان اسرائیل کی حالیہ جنگ میں صرف اور صرف مذمت کی قراردادیں پاس کی ہیں اور زبانی زبانی کہا ہے کہ اسرائیل کو یہ ظالمانہ کاروائیاں بند کر دینی چاہئیں اور اس کیلئے فرضی طور پر ان ممالک میں کچھ احتجاجی ریلیاں بھی نکالی گئیں۔ اتحاد کا ثبوت تو یہ تھا کہ سب ملکر امریکہ اور اس کے حلیف ممالک کو دفاعی اور اقتصادی وارننگ دیتے اور تمام دنیا کو کوئی ایسا عملی پیغام دیتے جس سے بیرونی دنیا کو عرب اتحاد کو سمجھنے کا موقع ملتا۔ ساتھ ہی عرب دنیا کو اس موقع پر بیرونی دنیا کو یہ بھی باور کرانا چاہئے تھا کہ وہ جس قدر مسلم انتہا پسندی اور اسلامی دہشت گردی جیسے ناموں سے اسلام کو بدنام کر رہے ہیں انہیں اسرائیل کو بھی اس کی یہودی دہشت گردی سے روکنا چاہئے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ اتنی تمام عرب ممالک کی طرف سے دہشت گردی نہیں ہو رہی جتنی کہ اسرائیل کی ایک حکومت تمام عرب ممالک کے خلاف دہشت گردی کی کاروائیاں کر رہی ہے۔ اسرائیل کے فوجی جب چاہے کسی بھی فلسطینی فوجی یا لبنان کے فوجی کو گرفتار کر لیتے ہیں اور پھر اس کو اپنے خود ساختہ قوانین کے تحت طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بناتے رہتے ہیں۔

ان کی دہشت گردی تو یہاں تک بڑھ گئی ہے کہ وہ فلسطین کے وزراء تک کو گرفتار کر لیتے ہیں اور دنیا خاموش رہتی ہے کوئی زبان کھول کر نہیں بولتا کہ ایک آزاد ملک جو اقوام متحدہ کا ممبر ہے اس کے وزراء کو ایک پڑوسی ملک کے فوجی گرفتار کر لیتے ہیں۔ اسرائیلی فوج فلسطین پر یلغار کر کے اس کے وزیر اعظم کے دفتر کو بلڈوزر سے اُڑا دیتی ہے اور کوئی اس کے خلاف آواز اُٹھا کر اس کی اس کاروائی کو یہودی دہشت گردی اور یہودی انتہا پسندی نہیں کہتا امریکہ اور اس کے حلیف ممالک اور دیگر اسلام دُشمن تو ایسا ہرگز نہیں کہیں گے لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ عرب ممالک اور دیگر اسلامی ممالک بھی اس آواز کو موثر ڈھنگ سے نہیں اُٹھاتے۔ پاکستان جو خود کو ایک بڑا اسلامی ملک کہتا ہے اور بعض اُمور میں دوسروں کیلئے خود کو نمونہ سمجھتا ہے حالیہ جنگ میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے چار اگست کے روز ایک زبانی قرارداد پاس کی جس میں مسلم ممالک کو اپیل کی کہ وہ اسرائیل کے مقابلہ پر لبنان کا دفاع کریں قرارداد میں زور دے کر کہا گیا کہ کسی ایک مسلمان پر حملہ پوری اُمت مسلمہ پر حملہ تصور کیا جانا چاہئے لیکن یہ نہیں بتایا کہ حکومت پاکستان اس سلسلہ میں کیا عملی کارروائیاں کر رہی ہے اور یہ کہ پوری اُمت مسلمہ اسرائیل کے خلاف حملہ کرنے کیلئے اتفاق و اتحاد کہاں سے لائے گی۔ ہاں اس سلسلہ میں ایران میں یہ قدم اُٹھایا گیا کہ ایران نے شیعہ گروپ حزب اللہ کی ایک تو ہتھیاروں سے مدد کی اور ساتھ ہی اپنے جنگجو نوجوانوں کو حزب اللہ کی مدد کی خاطر جہاد میں حصہ لینے کیلئے لبنان جانے کی اجازت دی وہ الگ بات ہے کہ ترکی کی سرحد سے آگے وہ کسی صورت میں جا نہیں سکتے تھے یہ مدد بالکل ویسی ہی تھی جیسے پاکستان کے مذہبی گروپوں نے 2000 میں افغان امریکہ جنگ کے موقع پر سینکڑوں پاکستانی نوجوانوں کو افغانستان کی سرحد میں دھکیل دیا تھا جن میں سے کئی مارے گئے اور بہتوں کو گرفتار کر لیا گیا اور بعد میں وہ خائب و خاسر اپنے وطن کو واپس لوٹے تھے۔

پس ایک بات تو واضح ہے کہ حالیہ حزب اللہ اسرائیل جنگ سے اسرائیل اور اس کے حلیف ممالک نے جہاں لبنان کو بھاری نقصان پہنچایا ہے وہیں اس کو یہ پیغام بھی کھل کر مل گیا ہے کہ عرب ممالک اس کیلئے کس قدر نوالۂ تر ہیں اور یہ کہ یہ نوالہ جب بھی کچھ سختی حاصل کرے تو اُسے تھوڑا تھوڑا چبا کر نرم کیا جاسکتا ہے اس وقت 1967ء کی اسرائیل عرب جنگ کے مقابلہ میں عرب دنیا اتفاق و اتحاد کے اعتبار سے حد درجہ پستی کا شکار ہے اتفاق و اتحاد تو کھویا ہی ہے اپنے علاقے بھی انہوں نے غیروں کے حوالے اس طرح کر دئے ہیں کہ وہ ان پر قابض نہ ہو کر بھی مکمل طور پر قابض ہیں۔ سعودی عرب جو پہلے ہی امریکہ کا حلیف تھا اپنے صحرائی علاقہ کو امریکی افواج کے قبضے میں دینے کے بعد مکمل طور پر امریکہ کے شکنجہ میں آچکا ہے عربوں کا طاقتور ملک عراق اور تیل کے ذخائر سے مالا مال کویت اب مکمل طور پر امریکہ کے قبضہ میں ہے یہی حال کم و بیش باقی عرب ممالک کا بھی ہے۔

حالیہ جنگ میں اسرائیل اور اس کے ساتھی ممالک کو ایک پیغام یہ بھی ملا ہے کہ عرب ممالک کا آپس میں تو اتحاد مفقود ہے ہی ان ممالک کا اندرونی طور پر بھی اتفاق و اتحاد کھوکھلا ہو چکا ہے مثال کے طور پر حزب اللہ جو حالیہ جنگ میں اسرائیل کے ساتھ برسرپیکار تھا اس کو قانونی طور پر لبنانی حکومت کا تعاون حاصل نہیں تھا۔ لبنان کی حکومت قبل ازیں 2000 میں اسرائیل سے معاہدہ کر چکی ہے کہ وہ حزب اللہ کو اسرائیل کے خلاف کارروائی کرنے سے روکے گی لیکن لبنان کی حکومت میں یہ طاقت نہیں ہے کہ وہ اس انتہا پسند گروپ پر مکمل کنٹرول کرتے ہوئے اسے اپنی حکومت کی پالیسیوں کے خلاف دوسرے ملک کے ساتھ اُلجھنے سے روکے بالکل یہی حال باقی عرب ممالک کا اور دیگر مسلم ممالک کا بھی ہے کہ انکی حکومتوں کے اندر بعض اور انتہا پسند طاقتوں نے حکومتیں بنا رکھی ہیں اور وہ ایک تو اپنے ملک کے خلاف باغیانہ کاروائیاں کرتے ہیں دوسرے پڑوسی ممالک پر بھی آزادانہ حملے کرتے ہیں ان عرب ممالک کی ایسی قابل رحم حالت ہے کہ آپس میں بھی پھٹے ہوئے ہیں اور اپنے اپنے ملک میں اندرونی طور پر اپنے اپنے ملک کی مخالف قوتوں سے بھی برسرپیکار ہیں۔

آئندہ گفتگو میں ہم اس جنگ کے حوالے سے یہ عرض کریں گے کہ قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں مسلمانوں کیلئے اس میں کیا اسباق پنہاں ہیں اور اسلامی تعلیم اُنہیں اس سلسلہ میں کیا پیغام دیتی ہے۔ (باقی) (منیر احمد خادم)

خریداران رسالہ انصار اللہ متوجہ ہوں

جملہ خریداران رسالہ ''انصار اللہ'' قادیان سے گزارش ہے کہ اپنے اپنے حسابات چیک کر لیں اور جن احباب کے ذمہ رسالہ کا چندہ باقی ہے جلد از جلد اپنے بقایات جات کی ادائیگی کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

(نگران رسالہ دفتر انصار اللہ بھارت)

تصحیح: بدر مجریہ 10 راگست صفحہ 2 اداریہ ''رابطۂ بیعت اور وقف عارضی'' کے دوسرے کالم میں ''صد سالہ خلافت جوبلی کے سال تک 10 فیصد سے رابطہ قائم کر لیا جائے'' لکھا گیا ہے۔ اس کو 10 فیصد کی بجائے 70 فیصد پڑھا جائے۔

خطبہ جمعہ

جلسہ کے دنوں میں باوجود ڈیوٹیوں کے بوجھ کے اور باوجود ناقابل برداشت چیزوں کا سامنا کرنے کے ہمیشہ مسکراتے رہنے کی کوشش کریں۔

عمومی طور پر سب مہمانوں سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔

ان دنوں میں جہاں آنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی دعاؤں میں وقت گزاریں وہاں کارکنان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے اس خدا کو نہ بھولیں جو ہمیشہ ہماری مدد فرماتا رہا ہے۔

عزت مآب ڈاکٹر احمد تیجان کابا صاحب صدر مملکت سیرالیون کی بیت الفتوح میں آمد اور نماز جمعہ کی ادائیگی۔

(آنحضرت ﷺ کے اسوۂ حسنہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات و نمونہ کے حوالہ سے جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی خدمت کو احسن طور پر انجام دینے کے لئے کارکنان جلسہ کو نہایت اہم نصائح۔)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز- فرمودہ 21/جولائی 2006ء بمطابق 21/وفا 1385 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

آجکل یہاں احمدی ماحول میں جلسہ سالانہ کی رونقیں شروع ہو چکی ہیں، الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اگلے جمعہ کو ایک اور جلسہ کی برکات دکھانے کے سامان پیدا فرما رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور برطانیہ کے مرد و زن اس جلسے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد تو ایسی ہے جو جلسے کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے تیاریاں کر رہی ہے اور بڑی بے چین ہے اور ایک تعداد کارکنان کی ہے وہ بھی اب خاصی تعداد ہو چکی ہے، عورتیں، مرد اور بچے ملا کر تقریباً پانچ ہزار کارکنان ہیں۔ تو یہ وہ لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کرنے والے ہیں اور بے چین ہیں کہ جلد جلسے کی ڈیوٹیاں شروع ہوں اور وہ اس خدمت کو بجا لا سکیں اور ثواب حاصل کرنے والے بنیں جو مہمان نوازی کرنے سے ملتا ہے۔ اور پھر یہ مہمان نوازی تو ایسے مہمانوں کی مہمان نوازی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان ہیں جو اپنے روحانی، علمی اور اخلاقی معیاروں میں بہتری کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے دین کی باتیں سننے کے لئے جمع ہو رہے ہیں۔ بہرحال یہ جو خدمت کرنے والے ہیں ان میں بچے بھی ہیں، جیسا کہ میں نے کہا جوان بھی ہیں، عورتیں بھی ہیں، بڑی عمر کے لوگ بھی اور تجربہ کار لوگ بھی شامل ہیں اور ہر ایک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دنوں میں ایک ہی طرح پر جوش نظر آتا ہے۔

نئی جلسہ گاہ پر وقار عمل شروع ہیں۔ وہاں بڑے جوش سے کام ہو رہے ہیں اور پھر یہ ڈیوٹیاں دینے والے اس انتظار میں ہیں کہ جلد وہ دن آئیں جب جلسہ شروع ہو اور ہم اپنی ڈیوٹیاں شروع کریں کیونکہ بعض ڈیوٹیاں جلسے کے ساتھ ہی شروع ہوتی ہیں۔ اور اس طرح پھر خدمت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔ گو بعض قسم کی ڈیوٹیاں جیسا کہ میں نے کہا شروع ہو چکی ہیں۔ جلسہ گاہ کی تیاری کے لئے پہلے سے تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں اور کچھ انشاء اللہ تعالیٰ پرسوں جب معائنہ ہوگا تو اس کے بعد سے کافی حد تک شروع ہو جائیں گی اور مکمل طور پر 100 فیصد ڈیوٹیاں تو جلسہ کے دن سے ہی شروع ہوتی ہیں۔

اس خطبے میں جو جلسے سے ایک جمعہ پہلے کا خطبہ ہے عموماً برطانیہ کے رہنے والوں، خاص طور پر ان کارکنان کو جو ڈیوٹیاں دینے کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں، ان کو ان کی ڈیوٹیوں کے بارے میں یاددہانی کروائی جاتی ہے کہ آپ نے اپنے فرائض کس طرح ادا کرنے ہیں، کس طرح مہمان نوازی کرنی ہے، کس طرح ان لوگوں کی خدمت کرنی ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس نیک مقصد کے لئے جمع ہو رہے ہیں جو ان کو روحانی اور اخلاقی ترقی کی طرف لے جانے والا مقصد ہے۔ گو کہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے کہ تمام کارکنان جن کو کسی بھی ڈیوٹی کے لئے مقرر کیا گیا ہے، بڑے پر جوش ہیں اور ان میں سے بہت سارے خط لکھ کر دعا کے لئے بھی کہتے ہیں اور اگر ملاقات ہو تو زبانی بھی دعا کے لئے کہتے ہیں کہ دعا کریں کہ ہمارے سپرد جو کام ہوا ہے ہم احسن رنگ میں اسے سرانجام دے سکیں اور کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو مہمانوں کے لئے تکلیف کا باعث ہو یا جلسے کے انتظام میں خرابی کا باعث ہو یا انتظامیہ کے لئے پریشانی کا موجب بنے یا مجھے لکھتے ہیں کہ آپ کے لئے کسی قسم کی تکلیف کا باعث ہو۔ ظاہر ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی میں کوئی بھی خلل یا کوئی بھی خرابی یا ان کے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہونے سے مجھے سب سے زیادہ تکلیف کا احساس ہوگا اور ہونا چاہئے کیونکہ U.K کے جلسے کا تصور خود بخود غیر محسوس طور پر مرکزی جلسے کا ہو گیا ہے۔ کیونکہ پاکستان سے ہجرت کے بعد یہی ایک جلسہ ہے جس میں باقاعدگی سے خلیفۂ وقت کی شمولیت ہوتی ہے اور جب لوگ اس سوچ اور اس نظریہ کے ساتھ دور دراز ملکوں سے اس جلسے میں شمولیت کے لئے آتے ہیں کہ غیر اعلانیہ طور پر ہی سہی لیکن ہے یہ مرکزی جلسہ، کیونکہ خلیفۂ وقت اس میں موجود ہوگا اور خلیفۂ وقت کی اس جلسہ میں موجودگی میں وقت گزارنے کا زیادہ سے زیادہ ہمیں موقع ملے گا تو ظاہر ہے پھر مجھے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان پیارے مہمانوں کی مہمان نوازی کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے اور ان کی تکلیف پر تکلیف پہنچنی چاہئے۔

اس لئے اپنی فکر کو دور کرنے کے لئے اس خطبے میں جو جلسے سے ایک ہفتے پہلے کا خطبہ ہے، جیسا کہ میں نے کہا کارکنان کو ان کی ڈیوٹیوں کے بارے میں توجہ دلائی جاتی ہے تا کہ وہ مہمانوں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کر سکیں۔ یہ توجہ اس لئے بھی دلائی جاتی ہے کہ عموماً تو ہر کارکن بڑے جوش سے اس انتظار میں ہے کہ ہم ڈیوٹیاں دیں لیکن کارکنان کی یاددہانی کے لئے کہ ان کو جو کام پہلے کرنے والے ہیں ان کی یاددہانی ہو جائے اور پھر بہت سارے نئے بھی شامل ہو رہے ہوتے ہیں، ان کو بھی پتہ لگ جائے۔ ان نئے شامل ہونے والوں میں بچے بھی ہوتے ہیں جو بچپن کی عمر سے اطفال کی ڈیوٹیوں میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں یا

اطفال کی عمر سے خدام کی ڈیوٹیوں میں جو زیادہ ذمہ داری کا کام ہے اس میں شامل ہو رہے ہوتے ہیں، ان کو توجہ دلائی جائے اور نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ ہو جائے، ان کو بھی مہمان نوازی کی اہمیت کا پتہ لگ جائے۔ تو جیسا کہ میں نے کہا ہے عمومی طور پر تو سب جوان، بچے، بچیاں، لڑکے، مرد اپنے فرائض ادا کرنے کے لئے بڑے پر جوش ہیں اور انتظار میں ہیں کہ کب ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان مہمانوں کی خدمت کا موقع ملے، لیکن یاددہانی معیار کو مزید بہتر کرنے اور خامیوں پر نظر رکھنے میں مدد دیتی ہے۔

سو اس لئے مختصراً ایک بات کی طرف میں توجہ دلاؤں گا۔ باتیں تو بہت ساری ہیں لیکن اسی بات میں باقی باتیں آ جائیں گی۔ اس ضمن میں جو بڑی ضروری بات ہے، ہمیشہ میں کہا کرتا ہوں کہ مجھے بعض مہمانوں کا علم ہے کہ جب وہ آتے ہیں تو یا تو بڑی توقعات رکھتے ہیں یا طبعاً اتنے حساس ہوتے ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے لئے کسی بھی کارکن یا میزبان کی طرف سے ذرا سی بھی اونچ نیچ نہیں ہونی چاہئے۔ بعض مہمان غلطی پر ہوتے ہوئے بھی اپنے آپ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ایک کارکن کا، ایک میزبان کا کام یہ ہے کہ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے ہر حال میں مہمان کا خیال رکھے اور اسے کسی بھی قسم کی ناراضگی کا موقع نہ دے، گو کہ بعض صورتوں میں یہ بڑا مشکل کام ہے لیکن جب آپ نے جلسے کے مہمانوں کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دیا تو پھر ظاہر ہے کہ قربانی بھی کرنی پڑے گی اور جب اپنے جذبات کی قربانی کرتے ہوئے اس مشکل کام کو سرانجام دیں گے تو تبھی اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ ثواب کے حقدار ٹھہریں گے۔

ہم تو اس نبی ﷺ کے ماننے والے ہیں جس نے مہمان نوازی کے ایسے اعلیٰ معیار قائم فرمائے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ کیا اعلیٰ معیار تھے۔ آپ کی برداشت اور بلند حوصلگی کا مقابلہ ہی نہیں ہے لیکن وہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ جب آپ اپنی امت کو نصیحت کرتے تھے یا اپنے ماننے والوں یا صحابہ کو نصیحت کرتے تھے یا جو نصیحت ہمیں آپؐ نے کی ہے، اس کے اعلیٰ نمونے بھی آپؐ نے دکھائے ہیں۔ دیکھیں جب ایک مہمان آتا ہے، غیر مسلم ہے، سوتا ہے اور زیادہ کھانے کی وجہ سے یا کسی وجہ سے رات کو اپنے پر کنٹرول نہیں رہا یا شرارتاً بستر گندہ کر کے چلا گیا تو آپؐ نے برا نہیں منایا بلکہ صبح جب جا کے دیکھا تو خود ہی اس کو دھونے لگے۔

تو جیسا کہ میں نے کہا وہ تو ایک غیر تھا اور پتہ نہیں کس نیت سے یہ خراب کر کے گیا تھا۔ لیکن آپؐ نے اس کی غیر حاضری میں بھی اسے یہ نہیں کہا کہ یہ کیا کر گیا ہے۔ بلکہ صحابہؓ کہتے ہیں کہ باوجود ہمارے کہنے کے کہ ہمیں موقع دیں خود ہی بستر دھوتے رہے کہ نہیں وہ میرا مہمان تھا۔ آپؐ کی یہ بلند حوصلگی اور یہ نمونہ آپؐ نے اس لئے ہمارے سامنے قائم فرمایا ہے کہ آپؐ فرماتے تھے کہ جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔

پس آپ کے مہمان جن کی مہمان نوازی آپ کے سپرد کی گئی ہے، جن کی مہمان نوازی کرنے کا انشاء اللہ تعالیٰ اب موقع مل رہا ہے، یہ تو وہ مہمان ہیں جو اللہ تعالیٰ کی خاطر یہاں جمع ہو رہے ہیں، اس لئے جمع ہو رہے ہیں کہ اللہ کے دین کی باتیں سنیں، اس لئے جمع ہو رہے ہیں کہ خدا کے مسیح نے انہیں بلایا ہے جیسا کہ میں نے پہلے کہا ہے۔ اور اس لئے بلایا ہے کہ سال میں ایک دفعہ جمع ہو اور اپنی تربیت کرو، اپنی روحانیت کو بہتر بناؤ۔ ان سے کسی ایسے انتہائی فعل کی تو توقع نہیں کی جا سکتی جیسا کہ اس کافر نے اس قسم کا گھٹیا کام کیا تھا لیکن اگر کسی مہمان کی طبیعت کی تیزی کی وجہ سے اس کے منہ سے کوئی سخت قسم کے الفاظ نکل جاتے ہیں یا وہ سخت الفاظ استعمال کر لیتا ہے تو کارکنان کو ہمیشہ درگزر سے کام لینا چاہئے اور درگزر سے کام لیتے ہوئے ان کی باتوں کا برا نہیں منانا چاہئے کیونکہ اس سے پھر مزید بدمزگی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ہر احمدی سے ہونا چاہئے، چاہے وہ مہمان ہو یا میزبان ہو، مرد ہو یا عورت ہو لیکن ہر دوسرے کا فعل اس کے ساتھ ہے۔ آپ جو کارکنان ہیں، میں آپ سے اس وقت مخاطب ہوں۔ مہمانوں کو تو نصیحت میں بعد میں کروں گا کہ آپ لوگوں کو ان دنوں میں بہت زیادہ وسیع حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اچھے اخلاق کی ایک اعلیٰ مثال قائم کرنی چاہئے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ہمیں فرماتا ہے قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا (سورۃ البقرہ: 84) یعنی لوگوں سے نرمی سے بات کیا کرو۔ تو یہ بات جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتائی ہے، اخلاق کو قائم کرنے کا ایک گر ہے۔ یہ صرف خاص حالات کے لئے ہی نہیں ہے اور صرف خاص لوگوں سے ہی متعلق نہیں ہے بلکہ ہر وقت ہر ایک سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ جب ایسی حالت پیدا ہو گی تو جہاں معاشرے میں آپس کا تعلق بڑھے گا، وہاں ایمان میں بھی ترقی ہو گی۔ عمومی طور پر جب یہ حکم ہے تو ان دنوں میں خاص طور پر اس حکم کی بہت زیادہ پابندی کرنی چاہئے۔ پس کارکنوں کو چاہئے کہ ہمیشہ اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے رہیں۔ جہاں وہ ان اعلیٰ اخلاق کی وجہ سے مہمان نوازی کا حق ادا کرتے ہوئے ثواب کما رہے ہوں گے اور پھر نتیجۃً یہ بات ان کے ایمان میں ترقی کا باعث بن رہی ہو گی، وہاں اس وجہ سے کہ انہوں نے دوسرے کی غلط بات پر ویسا ہی ردّ عمل ظاہر نہیں کیا، ایسے کارکنان دوسرے شخص کو بھی یہ احساس دلانے کا باعث بنیں گے کہ احمدی معاشرہ نرمی، پیار، محبت اور بھائی چارے کا معاشرہ ہے۔ ہم یہاں اپنی تربیت کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں اور یہ سختی کی باتیں تو اس مقصد سے مکمل طور پر تضاد رکھتی ہیں۔ اتنا تضاد ہے کہ جس طرح بُعد المشرقین ہوتا ہے۔ پس آپ کا، کارکنان کا خاموش رہنا اور سختی کی بات پر بھی نرمی سے جواب دینا بلکہ اپنی طبیعت پر جبر کرتے ہوئے انتہائی خوش خلقی سے جواب دینا دوسرے کو اس کی غلطی کا احساس دلانے کا اور اصلاح کرنے کا ایک عملی جواب ہو گا۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اعلیٰ اخلاق دکھاتے ہوئے خوش خلقی کا مظاہرہ کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ میزان میں حسن خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے مَامِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلَ مِنْ حُسْنِ الْخُلُقِ (سنن ترمذی کتاب البرّ و الصله باب فی حسن الخلق) کہ میزان میں حسن خُلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں ہے اور اچھے اخلاق کا مالک ان کی وجہ سے صوم و صلوٰۃ کے پابند کا مقام حاصل کر لیتا ہے۔ اچھے اخلاق ایک نمازی کا درجہ دے جاتے ہیں، نیکیوں کی توفیق ملتی ہے، پھر اللہ کا خیال آتا ہے اور عملاً پھر ہر نیکی دوسری نیکی کی طرف لے کر جاتی ہے۔ انسان کی نیکیوں کا جو پلڑا ہے اس میں سب سے زیادہ وزن والی چیز حسن خلق ہے۔ ایک ترازو میں اگر نیکیاں رکھی جائیں تو جب نیکیوں کا وزن بڑھتا جائے گا تو سب سے زیادہ وزن ڈالنے والی جو چیز ہو گی وہ اچھے اخلاق ہیں اور نرمی سے مسکراتے ہوئے بات کرنا ہے۔ پس ان دنوں میں باوجود ڈیوٹیوں کے بوجھ کے، باوجود ناقابل برداشت چیزوں کا سامنے کرنے کے، ہمیشہ مسکراتے رہنے کی کوشش کریں اور یہ جو خوش خلقی کی ظاہری حالت کارکنان اپنے پر طاری کریں گے، چاہے دل نہ بھی چاہ رہا ہو تب بھی کرنی ہے، تو اس سے آپ کے بعض جو فوری ردّ عمل ہیں وہ بھی کنٹرول میں رہیں گے۔

دیکھیں ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے زیادہ مشکلات میں گھرا ہوا تو کوئی شخص نہیں تھا۔ کبھی کوئی پریشانی ہے، کبھی دشمنوں کی پریشانی ہے، کبھی جنگ کی پریشانیاں ہیں، کبھی کسی قسم کی تکلیفیں ہیں اور آپؐ سے زیادہ تو کسی کو تکلیفیں نہیں آئیں، سوچا بھی نہیں جا سکتا اور پھر یہ فکر کہ اللہ تعالیٰ نے جو کام سپرد کیا ہے اس کو مکمل کرنے کی ذمہ داری بھی ادا کرنی ہے۔ اگر دنیاوی لحاظ سے دیکھا جائے تو ہمہ وقت پریشانیوں میں گھرا ہوا انسان ہے اور اُمت کی فکر اس قدر کہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا اور یہ فکر اس لئے ہے کہ ان کی اصلاح کی جو ذمہ واری اللہ تعالیٰ نے ڈالی ہے، وہ کس طرح پوری ہو گی۔ اور جس قدر تقویٰ آپؐ میں تھا وہ تو کسی اور میں ہو نہیں سکتا اور اس وجہ سے جتنا تقویٰ زیادہ ہو اللہ تعالیٰ کے خوف کا معیار بھی اتنا بڑھ جاتا ہے، وہ بھی اتنا ہی اونچا تھا۔ اس اُمت کے لئے اپنی فکر کا اظہار کرتے ہوئے اتنی پریشانی تھی کہ آپ خود فرماتے ہیں کہ مجھے تو سورۃ ھود نے بوڑھا کر دیا ہے۔ کیونکہ اسی سورۃ میں ان ذمہ داریوں کا حکم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اپنی ذمہ داری تو کوئی لے لیتا ہے کہ میں اصلاح کر لوں گا، دوسرے کی ذمہ داری لینا بہت مشکل کام ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ نے (اللہ تعالیٰ کا حکم تھا) یہ ذمہ واری لی اور اس فکر میں لی اور دعاؤں میں وقت گزارتے ہوئے اس کام کو پھر بااحسن سرانجام بھی دیا۔ لیکن بہر حال ایک فکر ہمیشہ آپ کو رہی اور پھر اپنے زمانے کے مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ تاقیامت آنے والے مسلمانوں کی فکر بھی آپؐ کو رہی۔

اتنی ذمہ داریوں کے باوجود اور ایسی حالت کے باوجود آپ کے حسن خلق کا معیار کیا تھا کہ ایک صحابی عبداللہؓ بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی کو تبسم فرمانے والا نہیں پایا۔

کسی کا اتنا ہنستا مسکراتا چہرہ نہیں دیکھا جتنا آنحضرت ﷺ کا تھا۔ تو یہ ہیں معیار ہمارے پیارے نبی ﷺ کے۔ پھر آپؐ نے ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص نرمی سے محروم کیا گیا وہ خیر سے بھی محروم کیا گیا۔

پس نیکیاں کمانے اور خیر سمیٹنے کا یہ موقع ہے جو سال کے بعد ہمیں مل رہا ہے، اس میں ہر احمدی کو اور خاص طور پر کارکنان کو کوشش کرنی چاہئے کیونکہ مہمان نوازی کے ساتھ اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی مہمان نوازی کے ساتھ، مہمان کی سخت بات پر درگزر کرنا اور اپنے آپ کو کنٹرول کرنا بھی حسن خلق ہے، یہ باتیں یقیناً آپ کو خیر و برکت سے بھر دیں گی بلکہ بے شمار خیر اور برکتیں اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں دے گا۔

مہمانوں کے نازک جذبات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "مہمان کا دل تو آئینے کی طرح نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے۔" پس یہ بھی ایک سبق ہے مہمانوں کی خدمت کرنے والوں کے لئے کہ ایک تو مہمان سے سختی نہیں کرنی۔ دوسرے اگر

مہمان میں کوئی کمزوری ہے تو وہ آپ کے اعلیٰ اخلاق کو دیکھ کر اپنی حالت بدلنے کی کوشش کرے گا اور اس طرح آپ کسی کی اصلاح کا باعث بھی بن جائیں گے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ "دیکھو بہت سے مہمان آئے ہوئے ہیں ان میں سے بعض کو تم شناخت کرتے ہو بعض کو نہیں کرتے اس لئے مناسب ہے کہ سب کو واجب الاحترام جان کر تواضع کرو۔"

پس یہ اصول ہمیشہ یاد رکھیں خاص طور پر شعبہ مہمان نوازی اور خوراک والے یہ بات پلّے باندھ لیں کہ کسی مہمان کو یہ احساس نہ ہونے دیں کہ فلاں مہمان کو زیادہ پوچھا گیا اور فلاں کو کم یا فلاں کے لئے بیٹھنے کے لئے زیادہ بہتر جگہیں تھیں اور فلاں کے لئے کم۔ ٹھیک ہے بعض جگہیں بنائی جاتی ہیں، بعضوں کا تقاضا ہے، مریضوں کے لئے، بیماروں کے لئے یا ایسے مہمانوں کے لئے جو کسی خاص ملک کے نمائندے ہیں اور ان کو وہاں زبان کی وجہ سے بٹھانا پڑتا ہے یا پھر ایسے ہیں جو غیر ہیں وہ آتے ہیں لیکن عمومی طور پر جو مہمان نوازی کا اصول ہے، سب مہمانوں سے ایک جیسا سلوک ہونا چاہئے۔

اس دفعہ پاکستان سے اور دوسرے ملکوں سے بھی بہت سے مہمان آئے ہیں اور آ رہے ہیں، جو پہلی دفعہ ملک سے باہر نکلے ہیں۔ تعلیم بھی معمولی ہے یا نہ ہونے کے برابر ہے۔ کئی ایسے ہیں جو مجھے ملے ہیں اور بڑے جذباتی رنگ میں بتایا کہ ہم جلسے میں شامل ہونے کے لئے اور آپ کو ملنے کے لئے آئے ہیں اس لئے ایسے لوگوں کا خاص طور پر خیال رکھیں۔ یہ نہ سمجھیں کہ غریب آدمی ہے تو اس کا خیال نہیں رکھنا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ کسی کے پھٹے ہوئے کپڑے دیکھ کر یہ نہ سمجھو کہ اس کو مہمان نوازی کی ضرورت نہیں، مہمان مہمان ہے۔ کچھ تو آنے والے لوگ اپنے عزیزوں کے پاس ٹھہرے ہوئے ہیں لیکن بعض جماعتی نظام کے تحت بھی ٹھہرے ہوئے ہیں اور جلسے کے تین دنوں میں تو ان سب نے جماعتی مہمان ہی ہونا ہے۔ یہاں کی جو بعض چیزیں ہیں ان سے بعضوں کو ناواقفیت ہوگی، ان کے لئے بالکل نئی ہوں گی تو ان کا خیال رکھیں اور بغیر ان کو کسی قسم کا احساس دلائے ان کی خدمت کریں۔ بعض دفعہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے پاس ان کے عزیز یا دوست مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں وہ شروع میں تو بڑے جوش سے گھر میں مہمان لے جاتے ہیں، دعوت بھی دیتے ہیں لیکن بعد میں بدمزگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اپنے بہت ہی قریبی عزیزوں اور رشتہ داروں کی خدمت تو کر رہے ہوتے ہیں لیکن جو واقف کار یا کسی حوالے سے کسی دوسرے عزیز سے تعلق رکھنے والا اگر مہمان بن کر ٹھہرا ہوا ہے تو اس سے وہ ان قریبیوں والا سلوک نہیں ہوتا۔ تو یاد رکھیں کہ ان کا بھی اسی طرح خیال رکھیں۔ جب مہمان نوازی کی ذمہ داری اپنے سپرد لی ہے تو ان کا بھی اسی طرح خیال رکھنا ہوگا جس طرح اپنے قریبیوں کا رکھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دوسروں کی تکلیف کا کتنا احساس تھا، ایک روایت میں اس کا ذکر آتا ہے کہ گورداسپور کے سفر میں، جو مقدمے کے لئے کیا گیا تھا (کچھ جمعے پہلے میں نے اس سفر کی تفصیل بتائی تھی) بہت سے احباب بھی آپ کے ساتھ تھے اور اس مقدمے کی وجہ سے، بہت سے لوگوں کے آنے کو حضور علیہ السلام یہ سمجھتے تھے کہ یہ میری وجہ سے آئے ہیں اور اس لحاظ سے میرے مہمان ہیں۔ بابو غلام محمد صاحب آپ کے ایک صحابی تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ہم گورداسپور پہنچے، سردی کے دن تھے تو رات کو کھانے کے بعد حضورؑ نے ہم سب کو حکم دیا کہ تھکے ہوئے ہو سو جاؤ۔ کہتے ہیں ہم سب اپنے اپنے بستر بچھا کر لیٹ گئے تو کچھ دیر بعد ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموشی سے اٹھے اور لالٹین ہاتھ میں لے کر ہاتھ سے ٹٹول ٹٹول کر جو سوئے ہوئے لوگ تھے ہر ایک کے بستر کا جائزہ لینے لگے اور جس کے بستر کو بھی ہلکا دیکھا (ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی، باہر سردی تھی) اس پر اپنے بستر سے کوئی نہ کوئی چادر یا کمبل یا موٹا کپڑا لا کر ڈال دیتے تھے۔ کہتے ہیں کہ اس طرح چھ سات لوگوں کو اپنے بستر کی مختلف چیزیں دے کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈھانکا۔ تو آپ کو یہ فکر اس لئے تھی کہ یہ لوگ آپ کی خاطر آئے ہوئے ہیں۔

پس آج ہمارا فرض ہے کہ اس سنت کو قائم رکھتے ہوئے آپ کی خاطر، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاطر آئے ہوئے لوگوں کی بھرپور مہمان نوازی کریں۔ اس دفعہ پاکستان میں تو برٹش ایمبیسی نے کافی کھلے دل کا مظاہرہ کیا ہے اور کافی لوگوں کو ویزے دیئے ہیں، اللہ ان کو جزا دے۔ اب ہمارے مہمان نوازی کے نظام کا بھی اور یہاں کے لوگوں کا بھی یہ فرض ہے کہ جہاں بھی آنے والے مہمان ٹھہرے ہوئے ہیں ان کی مہمان نوازی کے اعلیٰ نمونے قائم کریں۔

ہمارے دیہاتوں کے لوگ آج بھی بہت مہمان نواز ہیں۔ شہروں سے رابطوں کی وجہ سے بعض برائیاں بھی ان میں آ گئی ہیں، بعض اچھی باتیں ختم بھی ہو گئی ہیں لیکن ابھی بھی مہمان نوازی کا جو وصف ہے دیہاتوں میں قائم ہے اور دنیا میں تقریباً ہر جگہ ہے۔ اس لئے ان آنے والے مہمانوں کو اپنی مہمان نوازی کے نمونوں سے بتائیں کہ اعلیٰ اخلاق اور مہمان نوازی کا جو خُلق ہے صرف پاکستان یا دوسرے غریب ملکوں کے دیہاتوں کے رہنے والوں کا خُلق نہیں ہے بلکہ اس زمانے کے امام کو ماننے کے بعد یہ خلق ہر احمدی کا خاصہ ہے، چاہے وہ یورپ میں رہتا ہو یا امریکہ میں رہتا ہو یا دنیا کے کسی بھی ملک میں رہتا ہو اور اخلاقی قدریں باوجود معاشرتی روایات اور معیار زندگی مختلف ہونے کے وہی ہیں جو اسلام نے ہمیں سکھائی ہیں، جس کے نمونے آنحضرت ﷺ اور پھر آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دکھائے ہیں۔ پس اعلیٰ اخلاق اور مہمانوں کے ساتھ مسکراتے ہوئے اور خوش خلقی سے بات کرنا یہ ان دنوں میں خاص طور پر آپ کی ایک پہچان ہونی چاہئے۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ اس دفعہ انشاء اللہ یہ جلسہ نئی جگہ حدیقۃ المہدی میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس علاقے کے لوگوں کو بعض فکریں تھیں، جب زمین لی گئی تو بہت زیادہ اس طرف سے اپوزیشن بھی ہوئی تھی، جو جماعتی رابطوں کی وجہ سے دور کرنے کی کوشش کی گئی اور تقریباً دور ہو گئیں اور پھر انصار اللہ کی اس علاقے میں جو چیریٹی واک ہوئی ہے اس نے بھی کافی اثر کیا اور اس علاقے کے لوگوں کے شبہات کو دور کر دیا ہے۔ پس اس کو مزید مضبوط کرنا بھی آپ لوگوں کا، خاص طور پر ڈیوٹی دینے والوں کا کام ہے۔ یہ خیال رکھیں کہ ٹریفک بھی صحیح طرح کنٹرول ہو رہا ہو، لوگوں کی صحیح رہنمائی بھی ہو رہی ہو، علاقے کے لوگ بھی اگر آئیں تو ان پر بھی نیک اور اچھا اثر قائم ہو، تا کہ وہ آئندہ وقت میں بھی کسی قسم کے مسائل کھڑے نہ کریں۔ اس لئے بعض دفعہ ڈیوٹی دینے والے اوور ایکسائیٹڈ (Over excited) ہو جاتے ہیں، دیکھتے ہی نہیں کہ سامنے کون ہے۔ کسی وجہ سے ٹریفک کنٹرول کرتے کرتے بعضوں سے زیادتی ہو بھی جاتی ہے تو اس بارے میں بڑی احتیاط کریں اور پہلے سے بڑھ کر اپنے نمونے دکھائیں۔ عموماً تو اللہ کے فضل سے سارے ہی بڑے ٹرینڈ (Trained) ہیں اور اچھی ڈیوٹیاں دینے والے ہیں۔

اس دفعہ بعض ڈیوٹیاں تقسیم بھی ہوئی ہیں۔ گزشتہ سال بھی، رشمور میں جلسے کی وجہ سے ہوئی تھیں۔ کچھ رہائش کا اور کچھ کھانے کے انتظامات کا انتظام اسلام آباد میں بھی ہوگا۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھیں کہ اسلام آباد کے ماحول میں بھی اپنی ان روایات کو قائم رکھنا ہے جو ہمیشہ سے ہمارے کارکنان کا خاصہ رہی ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو بھی کسی قسم کی شکایت نہ ہو۔ عموماً وہاں لمبے عرصے تک بعض لوگوں کو شکایتیں ہوتی رہتی ہیں، کچھ تو تنگ کرنے کے لئے بھی کرتے ہیں لیکن ہمیں کسی کو بھی موقع نہیں دینا چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ دو جگہوں پر تقسیم ہونے کی وجہ سے بعض صیغوں کے جو افسران ہوں ان سے ہر وقت رابطہ نہ ہو سکے کہ وہ اسلام آباد میں نہ ہوں، تو اس صورت میں ہر کارکن کو یہ یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ذمہ دار ہے اور پہلے سے بڑھ کر اپنے فرائض ادا کرنے کی کوشش کرے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو توفیق دے کہ سب احسن رنگ میں جلسہ کی ڈیوٹیاں ادا کر سکیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جلسے پر آنے والے مہمانوں کو آپ لوگوں میں سے کسی سے بھی کسی قسم کی کوئی شکایت نہ ہو۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ہمارا سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے اس لئے ہمیشہ ہر وقت اپنے آپ کو دعا میں مصروف رکھیں اور اپنے کسی اچھے کام کو اپنے تجربے یا علم پر محمول نہ کریں کہ یہ کام میرے تجربے یا علم کی وجہ سے ہوا ہے بلکہ ہر اچھا کام جو ہم میں سے کوئی بھی انجام دیتا ہے یہ صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے ہے۔ اس لئے اس کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے اس کے حضور جھکنا بہت ضروری ہے۔

پس ان دنوں میں جہاں آنے والوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ بھی دعاؤں میں وقت گزاریں وہاں کارکنان کو بھی اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنے اس خدا کو کبھی نہ بھولیں جو ہمیشہ ہماری مدد فرماتا رہا ہے۔ افسران صیغہ جات بھی یاد رکھیں کہ وہ اس افسری کے ذریعہ سے قوم کی خدمت پر مامور کئے گئے ہیں۔ جہاں انہوں نے اپنے کام کا جائزہ لینا ہے وہاں تربیتی لحاظ سے اپنے کارکنان کا بھی جائزہ لیتے رہنا ہے اور ہر وقت یہ کوشش کرنی ہے کہ مہمانوں کے لئے زیادہ سے زیادہ آسانیاں پیدا کرنے والے ہوں اور دعاؤں پر زور دیتے ہوئے اپنے کام انجام دینے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس وقت ہمارے پاس ایک معزز مہمان ہیں۔ مہمانوں کی مہمان نوازی کا ذکر چل رہا ہے تو اللہ تعالیٰ نے آج ایک معزز مہمان دیئے ہیں، یہ الحاج ڈاکٹر احمد تیجان کابا صاحب ہیں جو سیرالیون کے صدر مملکت ہیں۔ وہ یہاں دورے پر آئے ہوئے تھے تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ جمعہ ہمارے ساتھ مسجد میں پڑھیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک خواہشات کو پورا کرے اور ان کو جزا دے اور ان کے ملک میں امن اور سلامتی کے مستقل حالات پیدا کرے۔ اور ان دنوں میں یہ بھی دعا کریں، دعائیں تو اب شروع ہو جانی چاہئیں، جلسے کے دنوں میں بھی ہوتی رہیں گی، اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو اپنی پہچان کرواتے ہوئے اور ایک دوسرے کی پہچان کرواتے ہوئے امن اور آشتی اور صلح کے ساتھ رہنے کی توفیق عطا کرے۔

ہمیں جتنی زیادہ دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوگی اتنی زیادہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں سے حصہ لیتے چلے جائیں گے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبولیت دعا کا ایمان افروز و حسین تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 18 راگست 2006 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کروایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِىْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

(آل عمران: 32)

ترجمہ: تُو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت بخشنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ترجمہ بیان کرنے کے بعد حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جس ہستی کی پیروی سے اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہوتی ہے اور جس کے واسطہ سے دعا مانگنے سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اس کا اپنا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے کتنا گہرا ہوگا۔ اس بات کا احساس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تھا کہ بشری تقاضا کے تحت اگر میں عام بات بھی کروں تو اللہ تعالیٰ اس کو دعا کے رنگ میں قبولیت کا درجہ عطا فرما دیتا ہے۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا مَیں نے اپنے رب سے یہ شرط رکھی ہے کہ اے میرے پروردگار میں بھی ایک عام آدمی کی طرح غصہ ہوتا ہوں اور خوش بھی ہوتا ہوں پس اگر میں کسی کے بارہ میں بددعا کروں اور وہ اس کا حق دار نہ ہو تو میری بددعا کو اس کی درجات کی بلندی کا باعث بنا دینا۔

فرمایا آپؐ اللہ کے محبوب ترین بندے تھے آپ کے اس مقام کا دشمن کو بھی یقین تھا۔ آپ کی بات کے پورے ہونے کے دشمن بھی قائل تھے۔ فرمایا اس وقت اللہ کے اس محبوب، پیارے اور عالی مرتبہ نبی کی قبولیت دعا کے واقعات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس عظیم نبی کی قبولیت دعا کے واقعات کا احاطہ تو ممکن نہیں مختلف مواقع کی چند جھلکیاں پیش کروں گا۔

انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں سخت قحط پڑا۔ آپ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک بدّو اٹھا اور کہنے لگا اے اللہ کے رسول مال اور مویشی خشک سالی سے ہلاک ہو گئے۔ دُعا کریں۔ آپ نے دعا کی اس وقت بادل کا ایک ٹکڑا بھی کہیں نظر نہیں آتا تھا لیکن ابھی دعا سے آپ نے اپنا ہاتھ نیچے نہیں کیا تھا کہ پہاڑوں کی مانند بادل امڈ آئے اور لگاتار کئی دنوں تک بارش ہوتی رہی پھر وہی بدو کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اب تو مکانات گرنے لگے ہیں اور مال بہنے لگے ہیں اس پر آپ نے دعا کی اللھم حوالینا ولا علینا کہ اے اللہ ہمارے اردگرد جہاں ضرورت ہو وہاں برسا دے ہمارے اوپر اور نہ برسا

حضرت انسؓ کی والدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اپنے خادم انسؓ کے لئے دعا کریں۔ آپؐ نے دعا کی اے اللہ اس کے اموال اور اولاد میں برکت دے اور جو کچھ تُو اسے عطا کر اس میں برکت ڈال۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس ایک باغ تھا جو آنحضرت کی دعا کے بعد سال میں دو دفعہ پھل دینے لگا۔ اور حضرت انسؓ نے اپنی زندگی میں 80 بیٹے بیٹیاں پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں دیکھے اور انہوں نے ایک سو دس سال کی عمر پائی۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے سایہ میں نماز پڑھ رہے تھے ابو جہل اور قریش کے چند لوگوں نے مشورہ کیا کہ فلاں جگہ جو اونٹ ذبح ہوا ہے اس کی اوجھڑی آپ کے اوپر ڈال دی جائے چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہ کو جب اس کی خبر ہوئی تو آپ نے آکر ہٹایا۔ آپ نے اللہ سے فریاد کی: اے اللہ تُو قریش کو خود سنبھال، اے اللہ تُو قریش کو خود سنبھال، اے اللہ تُو قریش کو خود سنبھال، حضرت عبد اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان سب سرداران قریش ابو جہل، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، ولید بن عتبہ وغیرہ کو بدر کے میدان میں مقتولین میں دیکھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ دوس کے لئے دعا کی اے اللہ دوس کو ہدایت فرما۔ چنانچہ آپ کی دعا کے نتیجہ میں قبیلہ دوس جنگ احزاب کے بعد اسلام لے آیا۔ حضور نے فرمایا یہ واقعہ اس طرح ہے کہ دوس قبیلے کا ایک معزز شخص طفیل نامی مکہ آیا وہاں لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ان کو خوب ورغلایا اور کہا کہ ہرگز محمد کی باتیں نہ سننا۔ اُن کو اس قدر ورغلایا گیا کہ انہوں نے ڈر سے اپنی کان میں روئی ٹھونس لی۔ لیکن خانہ کعبہ میں اتفاقاً غیر ارادی طور پر جبکہ آنحضرت صلی اللہ نماز پڑھ رہے تھے قرآن مجید کے کچھ الفاظ آپ کی کان پر پڑ گئے جو آپ کو بہت اچھے لگے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے بعد واپس تشریف لے جانے لگے تو طفیل بھی آپ کے پیچھے ہو لئے اور کہا کے اے محمد آپ کی قوم نے آپ کے بارہ میں مجھے اس اس طرح کہا ہے اب آپ خود ہی اپنے دعویٰ کے بارہ میں بتایئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے دعویٰ کے بارہ میں بتایا اور قرآنی آیات پڑھ کر سنائیں۔ انہوں نے کہا میں نے اس سے زیادہ خوبصورت کلام، صاف اور سیدھی بات آج تک نہیں سُنی۔ آپ نے اسلام قبول کر لیا۔ آپ کی وجہ سے آپ کے گھر کے افراد نے بھی اسلام قبول کیا لیکن جب آپ نے اپنے قبیلہ کے لوگوں کو دعوت دی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میرے قبیلے کے لوگ اسلام لانے سے انکار کرتے ہیں آپؐ ان کے لئے بدؐعا کیجئے۔ آپ نے فرمایا اے اللہ دوس کو ہدایت فرما۔ آپ کی اسی دعا کا نتیجہ تھا کہ جنگ احزاب کے بعد قبیلہ دوس اسلام لے آیا۔

طفیل ستّر خاندانوں کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ اِنہیں 70 خاندانوں میں حضرت ابو ہریرہ بھی شامل تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے طفیل حضرت ابو ہریرہؓ کی والدہ کو بھی اسلام لانے کی توفیق ملی۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول دعا کریں کے اللہ تعالیٰ مجھے اور میری ماں کو مومن بندوں کا محبوب بنا دے۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے جو بے شمار احادیث ہم تک پہنچی ہیں، اس بنا پر ان کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے اور اس طرح آپؓ تمام مومن بندوں کے محبوب بن گئے ہیں۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کے مال میں خیر و برکت کے لئے آپؐ نے دعا کی اللہ تعالیٰ کا اتنا فضل ہوا کہ ساری زندگی آپ نے کشائش میں بسر کی اور اسی کشائش کی حالت میں آپ نے وفات پائی تو بہت مال آپ نے ترکے میں پیچھے چھوڑا آپ نے چار شادیاں کی تھیں ہر بیوی کے حصہ میں ایک ایک لاکھ دینار آئے

جنگ احزاب کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی شکست اور مسلمانوں کی فتح کی دعا کی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی مدد فرمائی اور دس ہزار کا لشکر جرار شکست کھا کر بھاگ کھڑا ہوا۔

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہمارے نیک عمل اللہ کے فضلوں کو جذب کرنے والے ہوں اور ہماری غلطیوں سے صرف نظر کرتے ہوئے وہ ہمیں جنت میں ڈال دے۔ فرمایا کوشش کرو کہ اس کے فضلوں کو جذب کرو اللہ تعالیٰ ہمیں دعائیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں جتنی دعاؤں کی طرف توجہ پیدا ہوگی اتنی زیادہ اور اتنی جلدی ہم آنحضرت صلی اللہ کی دعاؤں سے حصہ لیتے چلے جائیں گے اور ان برکات کے وارث بنتے چلے جائیں گے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی کرنے والوں کا حصہ ہیں۔ اتنی جلدی ہم دشمنِ اسلام اور دشمنِ احمدیت کو خائب و خاسر ہوتا دیکھیں گے اتنی جلدی فرعونوں اور ہامانوں کی ہلاکت کے نظارے دیکھیں گے۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فیض پانے کے لئے اپنی حالتوں کو اللہ کے حکم کے مطابق کرتے ہوئے اس کے آگے جھکتے چلے جانے کی کوشش کرتے چلے جائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ ❁

قادیان میں رمضان گزارنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کے لئے

ضروری اعلان

جو احباب قادیان میں رمضان المبارک کے بابرکت ایام گزارنا چاہتے ہیں اور مرکزی مساجد میں اعتکاف کے خواہشمند ہیں ایسے جملہ احباب کرام اپنی درخواستیں اپنے امیر/صدر کی معرفت نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوائیں اور اجازت ملنے پر قادیان کیلئے روانہ ہوں۔ امید ہیکہ احباب اس کی پابندی کریں گے اور اپنی درخواستیں 12.9.06 تک نظارت ہذا میں بھجوادینگے درخواست میں مکمل پتہ اور فون نمبر لکھنا نہ بھولیں

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

شریف جیولرز - ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

00-92-476214750 فون ریلوے روڈ

00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

یہ خواب تھا یا واقعی میں خوش نصیب تھا

محمد انیس دیالگڑھی - از جرمنی

قادیان دارالامان کا جلسہ قریب آرہا تھا اور میرا یہ حال تھا کہ دِل چاہنے کے باوجود پروگرام نہیں بن رہا تھا۔ عجیب بے چینی بے بسی اور مایوسی کی کیفیت تھی۔ لوگ ذوق و شوق اور جوش و خروش سے تیاری میں مصروف تھے۔ دن بدن لوگوں کی تیاری اور میری بے قراری میں اضافہ ہو رہا تھا آج تک قادیان کی خاک دیکھنی نصیب نہ ہوئی تھی۔ اور 1991ء کے جلسہ میں نہ شامل ہوسکنے کا زخم اور محرومی کا احساس ابھی ختم نہ ہوا تھا ستم بالائے ستم یہ کہ ہر جانے والا دوست فون کر کے اپنی خوش نصیبی کا ذکر کرتا اُس کی اس خوش قسمتی پر رشک و حسرت کے جذبات سر اٹھاتے جانے والے پر رشک آتا اور اپنی امنگوں پر اوس پڑ جاتی اور دِل بجھ سا جاتا۔

آس بجھے تو یاس کے دیپ کی لَو اُچھل پڑے

مکرم برادرم الیاس منیر صاحب کی فیکس نے تو گویا دل میں ایک آگ سی بھڑکا دی اس اضطراری اور بے چینی کے عالم میں ''چارہ ہائے ما بیکساں'' ایک دعا کی درخواست تھی جو اُسی وقت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں فیکس کردی۔ اپنی بے بسی اور مجبوری کا ذکر کرنے کے بعد عرض کیا کہ '' حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر میرا قادیان کا پروگرام بنادے اور یہ بستی دیکھنا نصیب کرے آمین۔''

فیکس کرنے کی دیر تھی کہ ساری بے چینی اور بے قراری یکلخت دور ہوگئی میں نے بے قراری ختم ہو جانے کو ہی قبولیت دعا کا اثر جانا اور سکون سے بیٹھ گیا۔ لیکن حیرت تو اُس وقت ہوئی جب اُسی شام سے ایسے آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے کہ گویا یہ پروگرام پکا ہے ایک کے بعد دوسری روک دُور ہونے لگی اور چند دنوں میں سارے مسائل حل ہو گئے۔ گویا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سفارش سے میرے حق میں فیصلہ ہو گیا کہ اسے تو اب ضرور ہی لے جاؤ۔

اور پھر وہ بابرکت اور بامراد دن آگیا کہ 25 دسمبر 2005ء کی شام کو ایک اور دیوانہ قادیان کی فضا میں داخل ہو رہا تھا اور ان گلیوں میں قدم رکھ رہا تھا جہاں مسیح پاکؑ کے قدم پڑے اور اُسے اپنی خوش بختی اور خوش نصیبی پر یقین نہ آرہا تھا کہ یہ خواب ہے یا حقیقت

میں مسیح پاک علیہ السلام کی بستی میں تھا میں وہاں موجود تھا جہاں سے اس دور کا سورج طلوع ہوا۔ جہاں وہ ہستی پیدا ہوئی جو خدا کو پیاری تھی اور اُس کو بھی اپنے خدا سے پیار تھا اور صرف یہی دھن تھی کہ '' اس کا (یعنی خدا کا) جلال چمکے''

وہ ہستی جس نے اپنی دعاؤں سے عرش پر ایک شور برپا کردیا اور اُس کی اس گریہ وزاری آہ و بکا اور نالہ وفغاں کو سن کر خدا بھی عرش سے زمین پر اُتر آیا اور اس بیقرار دل کو تسلی دی کہ میں تیری دلی مرادیں پوری کروں گا اُس کی مُراد کیا تھی یہی کہ

دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دین مصطفیٰ
مجھ کو کر اے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
میرے آنسو اس غم و سوز سے تھمتے نہیں
دیں کا گھر ویراں ہے اور دنیا کے ہیں عالی منار
یاالٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پکار

اسلام کے لئے اس بے قرار اور مضطر دل کی پکار سنی گئی اور پھر اس کی دعاؤں سے

ع جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے

اس مبارک زمین پر قدم رکھتے ہوئے ایک لمحے میں ہزاروں خیال میرے دل میں آئے اور گزر گئے اور ایک سیکنڈ میں کئی کیفیات دل پر گذر گئیں۔ ہزار ہا سوالات دِل و دماغ میں اُبھرے اور بغیر جواب کے ڈوب گئے۔

کیا میں اس قابل ہوں کہ اس زمین پر قدم رکھوں؟ یہ مٹی تو آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے یہ وہ مٹی ہے جہاں وہ مبارک قدم پڑے تھے۔ یہ وہ زمین تھی جو آسمان سے اُتری تھی ہمیں اگر شرک کے خلاف بار بار تعلیم نہ دی جاتی اور اس شدت سے نہ دی جاتی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء عظام نے دی۔ تو نہ جانے میرے جیسا شخص وہاں کیسی کیسی حرکتیں کرتا؟

بہشتی مقبرہ قادیان جانے کا وقت آیا تو یہ وقت مجھ پر سب سے مشکل اور کڑا وقت تھا۔ نہ جانے کیوں؟ اندر داخل ہونے سے قبل ہی عجیب حالت تھی اپنے گناہ غلطیاں اور کوتاہیاں سوال بن کر نگاہوں میں پھرنے لگے اور سوالات کے یہ نشتر میرے دل کو چھلنی کئے دے رہے تھے۔ کہاں آگئے ہو تم؟ تمہارا یہاں کیا کام ؟ اور اب تم کہاں جارہے ہو؟ کیا تم مزار اقدس پر جانے کی جسارت کرنا چاہ رہے ہو؟ کیا تم نے اپنی حیثیت اور اپنی اندرونی حالت پر غور کیا ہے؟ کیا کروگے تم وہاں؟ کیا تم اس قابل ہو؟ خدا کے بندے تو پروانہ وار اور دیوانہ وار اشتیاق اور جذبات میں بے قرار چلے جارہے تھے مگر مجھ گنہ گار کے قدم تھے کہ منوں بوجھل ہو رہے تھے پاؤں اٹھانا مشکل ہو رہا تھا انہی جذبات و خیالات میں لوگوں کے اژدھام اور ہجوم میں چلا جارہا تھا اور لوگوں کا یہی سیلاب مجھے بہالے گیا اور میں اچانک سیدنا وامامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار مبارک پر کھڑا تھا۔ مجھے اپنے جسم کی حالت کا تو اندازہ نہیں مگر اندر ایک زلزلہ تھا۔ ایک زلزلہ جو میری ہستی کو ڈھائے جارہا تھا۔ نہ معلوم کب تک یہ حالت رہی۔ پھر لوگوں کی دبی دبی سسکیوں بھری دعائیں اور کانپتے لبوں سے نکلتا ہوا درود وسلام سن کر کچھ ہوش آئی مگر صرف اتنی کہ اگر آ ہی گئے ہو تو سلام تو عرض کرو اور پھر دعا کرو۔ ہاں دعا کرو۔

دعا اور میں اور پھر مزار مسیح پر اس ہستی کیلئے دل پھر بہکا۔

مضمون کا یہ حصہ میں یہیں ختم کرتا ہوں کہ ایک لمبی جنگ تھی میرے اور میرے نفس کے درمیان۔ کیسے کیسے خیال آئے اور گزر گئے میں نے وہاں کیا کیا یا مجھ سے کیا سرزد ہوا یہ سب ناقابل بیان ہے اور دل چاہتا بھی نہیں بعد کے دنوں میں یہ حالت کسی حد تک بہتر ہوگئی۔ یہ بھی اُس ہستی کی قوت قدسی کا فیضان ہے اور ع یک قطرہ ز بحرِ کمال محمد است

مزار مسیحؑ کے احاطہ سے باہر نکلا تو اچانک دوسری قبروں کے کتبوں پر نظر پڑی تو پھر دیوانگی کا ایک حملہ ہوا۔ سامنے حضرت سید سرور شاہ صاحبؓ محو خواب تھے جن کے ایک سجدے کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس قدر لمبا ہوتا تھا کہ مجھ جیسوں کی طاقت برداشت سے باہر تھا۔ اُن سے پوچھا جاتا تو فرماتے میں نے تو صرف تین دفعہ ہی سبحان ربی الاعلیٰ کہا ہے ان کا کہنا صرف کہنا ہی نہ تھا وہ اُس عالم سے ہو کر آتے تھے کہ اُس رُخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا۔

ایک طرف حضرت منشی اڑورہ خاں صاحبؓ آسودہ خاک ہیں تو دوسری جگہ ان کا دوست حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ یہاں حضرت عبد اللہ سنوری صاحبؓ محو خواب ہیں تو دوسری طرف حضرت چوہدری نصر اللہ خان صاحبؓ ابدی سکون میں حضرت حکیم الامتؓ جیسا نابغہ روزگار یہاں مدفون ہے تو حضرت مولوی عبد الکریمؓ جیسا مسلمانوں کا لیڈر بھی۔ حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ جیسا بزرگ بھی یہاں دفن ہے تو آپ کی بزرگ اولاد میں سے حضرت میر محمد اسماعیل صاحبؓ اور حضرت میر محمد اسحاق صاحبؓ بھی اسی جنت میں پنہاں ہیں۔ حضرت نواب محمد علی صاحبؓ جیسا امیر مگر دل کا غریب اور پھر چوہدری نصر اللہ خانؓ جیسا بڑا زمیندار اور وکیل مگر عجز کا پتلا اور پھر ان کی بزرگ اہلیہ کیسے کیسے ہیرے اس مٹی میں مدفون ہیں اس طرح ان جیسے اور بے شمار قبروں میں پڑے عرش نشین۔ ایک سے ایک بڑھ کر اور ایک ایک قبر سے وابستہ کئی کئی زندہ نشان۔ ہر کتبہ دیکھ کر کئی واقعات بجلی کے کوندے کی طرح لپکتے اور دماغ کے پردے پر فلم کی طرح چلنے شروع ہو جاتے۔

حضرت منشی اروڑہ خان صاحبؓ جیسے غریب بے نفس اور محبت کے پتلے کا واقعہ یاد آیا کسی کو حضور علیہ السلام کی خدمت اقدس میں پونڈ پیش کرتے دیکھ کر اس غریب کے دل میں بھی خواہش پیدا ہوئی کہ پونڈ پیش کرے حالانکہ وہ پہلے ہی ایسی کرنسی پیش کر رہا تھا جس کا کوئی مول نہ تھا وہ تو پہلے ہی سب کچھ مسیح اقدس کے قدموں میں ڈال دیتا تھا سوائے دال روٹی کے مگر یہ جو دل ہے اس میں اگر کوئی خواہش آجائے جو محبوب سے تعلق رکھتی ہو تو پھر یہ کروا کے چھوڑتا ہے۔ بس دل میں آگئی اور مزید پیٹ کاٹ کر رقم پس انداز کرنا شروع کردی اور جب کچھ پونڈ جمع ہو گئے تو محبوب چل بسا۔ کیا قیامت گذری ہوگی اس دل پر ایک نہیں کئی قیامتیں ٹوٹی تھیں اُن عاشقوں پر اور ان کا حال "من شاء بعدک فلیمت" والا ہی تھا اب کچھ بھی ہو جاتا ان کو اس کی پرواہ ہی کیا تھی۔

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ کی قربانیاں یاد آئیں اور حضرت منشی اروڑہ خان صاحبؓ کی اُن سے ناراضگی بھی یاد آئی۔ کیا لوگ تھے وہ؟ اُن کی محبتیں بھی عجیب اور ان کی ناراضگیاں بھی عجیب۔ اپنے نہایت ہی پیارے اور ہموطن ہم پیالہ وہم نوالہ سے صرف اس وجہ سے ناراض ہوگئے کہ مرشد کی خواہش اکیلے ہی پوری کردی اور مجھے حصہ دار نہیں بنایا۔ بلکہ مجھے بتایا تک نہیں۔ مگر اُس نے کہاں بتایا تھا وہ تو خدا نے اس کی مخفی قربانی اپنے مسیح علیہ السلام کی زبان سے ظاہر کردی ورنہ وہ تو اس راز میں ہی مست تھا۔

حضرت میر ناصر نواب صاحبؓ کی باتیں یاد آئیں۔ حضرت عبد اللہ سنوری صاحبؓ کی خوش بختی پر رشک آیا۔ حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ کے واقعات اور رویاء و کشوف یاد آئے اور عورت ہونے کے باوجود اُن کی جرأت ایمانی اور استقامت سوچ کر شرم آئی۔

ع تھے تو وہ آباء ہی تمہارے تم کیا ہو

کس کس کا ذکر کروں اور کون کون سا واقعہ یاد کروں ہر قبر پر یہی حالت تھی

یاد آئی جب اُن کی گھٹا کی طرح
ذکر اُنکا چلا نم ہوا کی طرح
بجلیاں دل پر کڑکیں بلا کی طرح
رُت بنی خوب آہ وفغاں کیلئے

لوگوں کے ہجوم اور کثرت کا احساس نہ ہوتا تو میں پھوٹ پھوٹ کر روتا۔ لوگوں کے چہروں کی طرف دیکھتا تو وہاں بھی وہی کیفیت نظر آتی۔ لگتا تھا کہ سب ابھی بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگیں گے۔

ع بے صدا جن کی آنکھوں کا کرب وبلا

کہنے کو تو یہ ایک قبرستان ہے مگر میرے جیسے کوئی زندگی بخشتا ہے

صرف بہشتی مقبرہ کی داستان ہی اتنی لمبی ہے کہ سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کیلئے

دارالمسیح۔ مینارۃ المسیح۔ مسجد اقصیٰ۔ مسجد مبارک۔ بیت الدعا۔ بیت الفکر احمدیہ چوک۔ قادیان کی گلیاں اور محلے۔ یہ ساری جگہیں تبرکات اور شعائر اللہ میں سے ہیں۔ ان پر کتابیں لکھی جاچکی ہیں اور لکھی جائیں گی مگر رندوں کی تشنگی دور ہوگی نہ پروانوں کی دیوانگی۔ ایک ایک ذرہ چومنے اور آنکھوں سے لگانے کے لائق مگر یہ ہمت کس کو ہے۔ (باقی صفحہ 9 پر ملاحظہ فرمائیں)

مکرم مرزا نصیر احمد صاحب Ph.D (Earth Sciences)

زلزلے کیوں آتے ہیں؟

زلزلے ایک ایسی آفت ہیں جو انسان کے لئے ہمیشہ سے معمہ رہے ہیں۔ اس جدید زمانے میں سائنسدان زلزلے آنے کی وجوہات کسی حد تک معلوم کر سکے ہیں۔ لیکن ابھی تک زلزلوں کی معین پیشگوئی نہیں کی جاسکتی۔ ماہر علوم ارضیات نے زلزلے آنے کی دو بڑی وجوہات بیان کی ہیں۔

1۔ ایسے زلزلے جو آتش فشاں پھٹنے کی وجہ سے آتے ہیں۔

2۔ وہ زلزلے جو Plate boundaries پر آتے ہیں۔

کانگڑہ میں 1905ء میں آنے والا زلزلہ بھی Plate Movements کی وجہ سے آیا۔ کانگڑہ کے زلزلے کی سائنسی وجوہات جاننے کے لئے ہمارے لئے زمین کی ساخت کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔

جغرافیہ دانوں (Geologists) نے زمین کو کیمیائی لحاظ سے تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ زمین کا سب سے اوپر والا حصہ جس کے اوپر ہم چلتے ہیں کو کرسٹ (Crust) کہا جاتا ہے۔

کرسٹ کے نیچے زمین کی ایک اور تہہ ہے جس کو Mantle کہا جاتا ہے۔ اس کی Density کرسٹ کے مقابلے میں زیادہ ہوتی ہے۔ Mantle کے نیچے زمین کا سب سے اندرونی حصہ ہے جس کی Density سب سے زیادہ ہے اس کو Core کہتے ہیں۔ زمین کی مختلف تہوں کی Density کا فرق اس وجہ سے ہے کہ ان میں مختلف قسم کے کیمیائی مادے ہیں۔ مثلاً Core جو سب سے زیادہ کثیف ہے اس میں لوہا اور بعض دوسری دھاتیں ہیں۔

زمین کی مندرجہ بالا تقسیم کیمیائی لحاظ سے کی گئی ہے۔ سائنس دانوں نے زمین کو ایک اور لحاظ سے بھی تقسیم کیا ہے جس کو مکینیکل تقسیم کہتے ہیں۔ اس تقسیم کی بنیاد زمین کی مختلف تہوں کی مادی حیثیت پر ہے۔ یعنی وہ مائع یا ٹھوس ہیں۔ اس تقسیم کے لحاظ سے زمین کی سب سے اوپر والی تہہ کو Lithosphere کہتے ہیں۔ اس میں کرسٹ اور مانٹل کا اوپر والا کچھ حصہ شامل ہے۔ یہ تہہ ٹھوس ہے اور نیچے والی تہہ (Layer) جو Aesthenosphere کہلاتی ہے، کے اوپر تیرتی ہے۔ یہ دوسری تہہ نہ تو مکمل طور پر ٹھوس ہے نہ مائع۔ اس کی مثال جیلی سے دی جاسکتی ہے۔ دونوں قسموں کی تقسیم کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے تصویر دیکھیں۔

بیسویں صدی کی پہلی دہائی تک زمین پر مختلف قسموں کی چٹانوں کی موجودگی سائنسدانوں کو سمجھ نہ آسکی۔ مثلاً ماؤنٹ ایورسٹ جس کی اونچائی 48 ع میٹر ہے۔ اس کی چوٹی پر ایسی چٹانیں ہیں جو سمندر میں بنتی ہیں بیسویں صدی کے آغاز تک سائنسدانوں کے پاس اس کی کوئی معقول سائنسی وجہ نہ تھی جو پہاڑ کی چوٹی پر سمندری چٹانوں کی موجودگی کی وضاحت کرسکے۔

1912ء میں ایک جرمن سائنسدان Alfened Wegner نے یہ نظریہ پیش کیا کہ ہماری زمین کے مختلف حصے مستقل حرکت کر رہے ہیں۔ اس نے کہا کہ افریقہ اور جنوبی امریکہ پہلے ایک دوسرے سے جڑے ہوئے تھے اور اگر ان دونوں براعظموں کو نقشے پر جوڑا جائے تو یہ مکمل طور پر ایک دوسرے میں فٹ ہو جاتے ہیں۔ Wegner نے یہ بھی نظریہ پیش کیا کہ ہندوستان شمال کی طرف حرکت کر رہا ہے اور ہندوستان اور ایشیا کے ٹکراؤ کی وجہ سے ہمالیہ کے پہاڑ بنے۔ جب Wegner نے یہ نظریہ پیش کیا تو بہت کم لوگوں نے اس کے نظریہ کی طرف توجہ کی اور اکثر لوگوں نے اس کو مکمل طور پر رد کر دیا۔

1960ء تک Wegner کا یہ نظریہ مختلف سائنسی طریقوں سے ثابت ہو گیا۔ جدید سائنسی طریقوں سے ثابت ہوا کہ زمین کا اوپر والا حصہ جس کو ہم Lithosphere کہتے ہیں، یہ ساکن نہیں ہے اور یہ مختلف حصوں میں تقسیم ہے اور ہر حصہ مختلف سمت میں حرکت کر رہا ہے۔ ہر حصہ کو Plate کہتے ہیں۔ یہ Plates جیلی نما Aesthenosphere کے اوپر تیر رہی ہیں جہاں یہ Plates ایک دوسرے سے دور جا رہی ہیں اس کو Divergent Plate Boundary کہتے ہیں۔ سمندر کی تہہ میں زمین کے اندر سے Lava نکلتا ہے جو Plate کو آگے کی طرف دھکیلتا ہے۔ اس کے برعکس وہ حصے جہاں Plates ایک دوسرے کے نزدیک آ رہی ہیں ان کو Convergent Boundary کہتے ہیں۔ اور جب Plates ایک دوسرے سے ٹکراتی ہیں تو پہاڑ بنتے ہیں۔

کئی لاکھ سال پہلے ہندوستان اور ایشیا کے درمیان ایک سمندر تھا جس کو Tethys کہتے ہیں۔ Indian Plate نے کئی لاکھ سال پہلے تقریباً 10cm ہر سال ایشیا کی طرف حرکت کرنی شروع کی جس کے نتیجہ میں آہستہ آہستہ سمندر چھوٹا ہونا شروع ہو گیا اور 55 ملین سال پہلے ہندوستان، ایشیا سے ٹکرا گیا اور اس ٹکراؤ کی وجہ سے ہمالیہ پہاڑ بنے اور وہ چٹانیں جو کسی وقت سمندر میں بنی تھیں اب پہاڑ کی چوٹی پر آگئیں۔

اب بھی Indian Plate ایک سے دو سینٹی میٹر شمال کی طرف حرکت کر رہی ہے۔ جس کی وجہ سے اب بھی ہمالیہ کے بعض پہاڑوں کی اونچائی بڑھ رہی ہے۔ ایسے مقامات جو Palte Boundary پر ہوتے ہیں ان پر زلزلے زیادہ آنے کا امکان ہوتا ہے۔

کانگڑہ بھی دو Plates کی Boundary پر ہے یعنی انڈین اور ایشیائی پلیٹ کے ٹکراؤ کے مقام پر کانگڑہ ہمالیہ کے پہاڑوں کے دامن میں ہے۔ جیسا کہ بیان کیا جاچکا ہے کہ India اب بھی مسلسل شمال کی طرف بڑھ رہا ہے۔ Asia سے ٹکراؤ کے بعد India کے لئے آگے بڑھنا آسان نہیں رہا۔

اس کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آپ کسی نرم پلاسٹک کی چیز کو ہاتھ سے دبائیں کچھ دیر تک تو وہ اپنی لچک کی وجہ سے آپ کے دباؤ کو برداشت کر لے گی لیکن جب دباؤ زیادہ ہو جائے گا تو وہ ٹوٹ جائے گی۔ اسی طرح Convergent Boundary پر زلزلے آتے ہیں۔ چٹانیں اپنی لچک کی وجہ سے Convergent Boundary پر کسی حد تک دباؤ برداشت کرتی ہیں لیکن جب دباؤ بڑھ جاتا ہے تو وہ ٹوٹ جاتی ہیں اس کو Fault کہتے ہیں۔ چٹانوں کے ٹوٹنے کی وجہ ہی سے زلزلے آتے ہیں۔ جس جگہ زلزلہ آتا ہے وہاں سے چاروں طرف زلزلے کی Waves پھیل جاتی ہیں۔ زلزلے زمین میں مختلف گہرائی پر آتے ہیں یعنی چٹانیں زمین میں مختلف گہرائی میں ٹوٹتی ہیں۔ یہ گہرائی 700 کلومیٹر تک ہوسکتی ہے۔ اس جگہ کو Focus کہتے ہیں اور وہ جگہ جو Focus کے اوپر زمین کی سطح پر ہوتی ہے اس کو Epicentre کہتے ہیں۔ زلزلوں کو جس پیمانہ سے بیان کیا جاتا ہے اس کو Richter Scale کہتے ہیں۔ اس پیمانے کی بنیاد توانائی پر ہے۔ یعنی زلزلے کے جھٹکے سے کتنی توانائی پیدا ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے مطابق کانگڑہ کا زلزلہ 4 راپریل 1905ء کو صبح 6 بجکر 19 منٹ پر آیا اور Richter Scale پر اس کی طاقت 7.8 تھی۔ اس کا Epicentre کانگڑہ سے 12.7 کلومیٹر مشرق کی طرف تھا۔ یہ Epicentre لاہور سے 203 کلومیٹر شمال مشرق کی طرف تھا۔

اس زلزلے کے جھٹکے دو منٹ تک محسوس ہوتے رہے اور اس پہلے جھٹکے کے بعد 15 منٹ کے اندر کئی اور جھٹکے بھی محسوس کئے گئے۔ اس زلزلے سے سب سے زیادہ نقصان کانگڑہ میں ہوا اور اس زلزلے سے لاہور، سیالکوٹ، راولپنڈی اور امرتسر میں بھی کئی عمارتوں کو نقصان ہوا۔ اس زلزلے کے جھٹکے افغانستان اور برصغیر میں کئی مقامات پر محسوس کئے گئے اس زلزلے سے 20000 لوگ مرے۔ یہ زلزلہ تقریباً 30.50 کلومیٹر کی گہرائی پر آیا اور Focus پر چٹانوں نے 4 میٹر کی حرکت کی اور چٹانیں 100x55 کلومیٹر کے رقبہ پر ٹوٹیں۔

زمین کی اندرونی ساخت

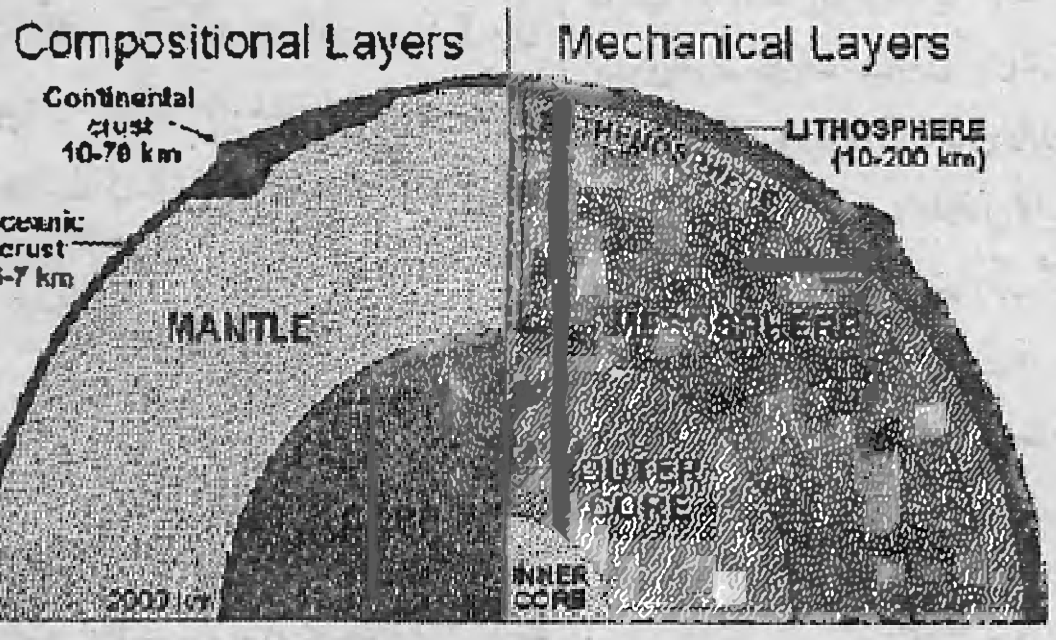

انڈیا پلیٹ اور ایشیا پلیٹ کا ٹکراؤ
ہمالیہ کس طرح بنا؟

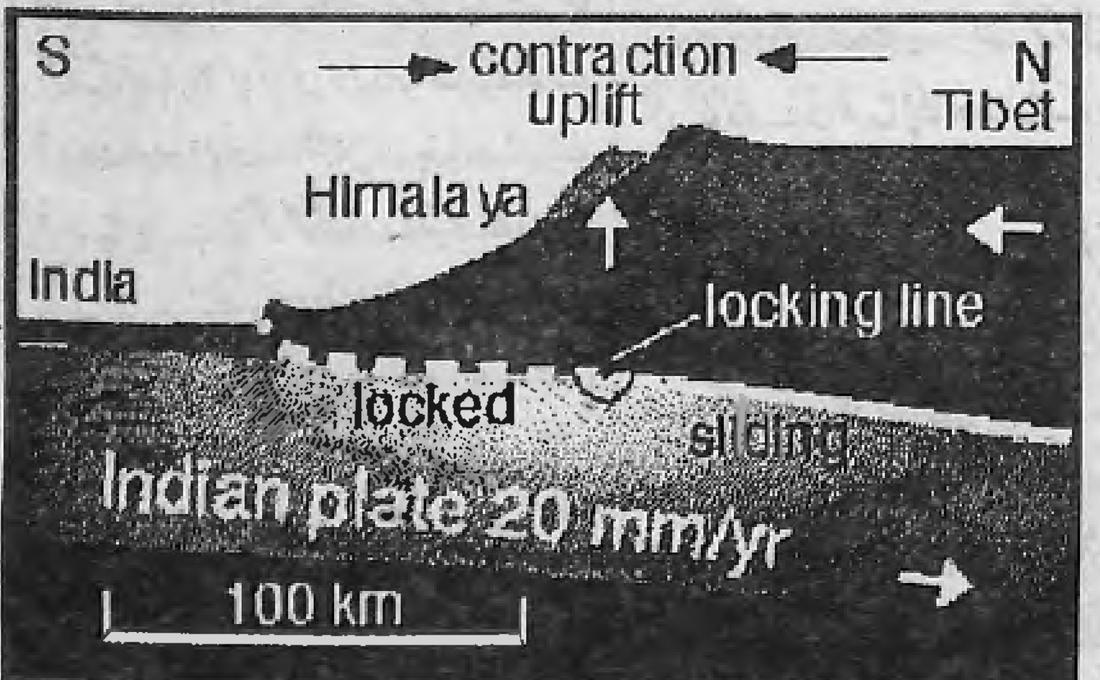

زلزلوں کی پیشگوئیاں

حضرت عیسیٰ نے واقعہ صلیب سے قبل اپنی آمدِ
کی بہت سی علامات بیان فرمائی تھیں۔ چنانچہ
ن کے پہاڑ پر ان کے شاگردوں نے ان سے
ی زمانے میں، ان کی آمد کی علامات بیان فرمائیں
اپ نے فرمایا،" خبردار کوئی تم کو گمراہ نہ کردے۔
لمہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں
کہ میں مسیح ہوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں
۔اور تم لڑائیاں اور لڑائیوں کی افواہ سنو گے۔
رگھبرا نہ جانا۔ کیونکہ ان باتوں کا واقعہ ہونا ضرور
۔لیکن اس وقت خاتمہ نہ ہوگا۔ کیونکہ قوم پر قوم اور
ت پر سلطنت چڑھائی کرے گی اور جگہ جگہ کال
ےگے اور بھونچال آئیں گے۔ لیکن یہ سب باتیں
نوں کا شروع ہوں گی۔
اور فوراً ان دنوں کی مصیبت کے بعد سورج
ب ہو جائے گا اور چاند اپنی روشنی نہ دے گا اور
ے آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں
جائیں گی۔ اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان
ائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کی سب قومیں
پیٹیں گی اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال
اتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گی۔"
(متی باب 24)

چنانچہ ان بیان کردہ علامات کے مطابق حضرت
موعود کے زمانے میں آپ کی پیشگوئی کے مطابق
ن کی وباء پھوٹی، زلزلہ آیا۔ اور شہاب ثاقب
نے کا واقعہ ہوا اور کسوف وخسوف کا نشان ظاہر
ر آپ کی کی گئی پیشگوئیوں کے عین مطابق پہلی
لیم کا واقعہ ہوا اور اس طرح قوموں پر قوموں کی
ی کی پیشگوئی بھی پوری ہوگئی۔

نئے عہد نامے کی آخری کتاب مکاشفہ میں بھی
ی کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں بیان کی گئی
س کے باب پانچ اور چھ میں ایک ایسی کتاب
اق کشف درج ہے جس کی سات مہریں ہیں اور
ف میں جب یہ سات مہریں کھولی جاتی ہیں تو
، ساتھ مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے
، ظاہر ہوتے ہیں۔ اس میں دوسری مہر کھلنے کے
ب لال گھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور زمین سے صلح اٹھا
ہے اور لوگ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگتے
تھی مہر کھلنے کے ساتھ ایک زرد گھوڑا ظاہر ہوتا
زمین پر تلوار، قحط، وباء اور درندوں سے لوگ
نے لگے۔ اور جب چھٹی مہر کھولی گئی تو ایک
بال آیا، سورج کالا ہو گیا اور چاند سرخ ہو گیا۔
ے ستارے زمین پر گرنے لگے۔
(مکاشفہ باب 6)

پیشگوئی میں وہ نشانات واضح طور پر نظر آتے
ضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کو پورا کرتے
ہر ہوئے۔

طرح ان قدیم صحائف میں جو آج کی بائبل
نہیں، پر انہیں ہمیشہ سے ایک مقدس مقام دیا
جاتا رہا ہے بھی اس قسم کی پیشگوئیوں سے خالی نہیں ہیں۔ چنانچہ ایسی ایک پیشگوئی Esdras کے صحیفے میں درج ہے۔ اس کے مطابق جب نبی نے سوال کیا کہ آخری زمانے کے نشانات کب ظاہر ہوں گے تو اسے جواب دیا گیا کہ جب زلزلے آئیں گے، لوگوں میں بے چینی اور شورش پھیلے گی، قومیں سازشیں کریں گی، لیڈر ڈگمگانے لگیں گے، شاہی افراد میں افراتفری پھیلے گی۔ تب تم جان لو گے کہ یہی وقت ہے جس کے متعلق خدا تعالیٰ نے شروع سے خبر دے رکھی تھی۔

(The New Oxford Annotated Apocrypha, 2 Esdras, chapter 8&9, page 323)

مہاتما بدھ نے بھی اپنے ایک مثیل کے آنے کی خبر دی تھی۔ اس موعود کو بدھ مت کی پیشگوئیوں میں متیا بدھ کا نام دیا گیا تھا۔ اور ان کے عقائد کے مطابق اس سے پہلے بھی بہت مرتبہ بدھ کے مثیل ظاہر ہو چکے تھے۔ بدھ مت کی روایات کے مطابق ایک بدھ کی زندگی کے بہت سے اہم واقعات کے ساتھ زلازل ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی طرح جب ایک بدھ خود اس دنیا سے واپس جانا چاہے تو زلزلہ آتا ہے۔

(Sacred Book Of The East, Bhuddist Suttas, Vol 2 page 44-47)

قرآن مجید میں زلزلوں کے متعلق درج ذیل پیشگوئی سورۃ الزلزال میں درج ہے

جب زمین اپنے بھونچال سے جنبش دی جائے گی۔
اور زمین اپنے بوجھ نکال پھینکے گی۔
اور انسان کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے۔
اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی۔
کیونکہ تیرے رب نے اسے وحی کی ہوگی۔
(سورۃ الزلزال آیات 2 تا 6)

صحیح بخاری کتاب الفتن میں حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک روایت درج ہے جس میں قرب ساعت کی علامات بیان فرمائی گئی ہیں۔ اس روایت کے مطابق دو عظیم گروہ آپس میں لڑیں گے اور ان کا دعویٰ ایک ہو گا، تیس کے قریب دجال پیدا ہوں گے، علم اٹھا لیا جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، زلزلوں کی کثرت ہو گی، خونریزی بہت ہوگی اور مال بہت ہوگا۔

عرفات

مکہ سے شمال مشرق کی طرف 12 کلومیٹر کے فاصلے پر جب کہ مزدلفہ سے کوئی 4 کلومیٹر کے فاصلے پر عرفات کا میدان واقع ہے۔ اس میدان سے پہلے ایک کافی چوڑے برساتی نالے کی گزرگاہ ہے جس کا نام "وادی عرنہ" ہے۔ اس کے اوپر قریباً ایک کلومیٹر کے اندر 14 کشادہ پل بنے ہوئے ہیں۔ پل کے دائیں طرف مسجد نمرہ ہے۔ اس میدان میں حجاج کرام 9 ذی الحج کا دن گزارتے ہیں۔

تعلیم القرآن کی رپورٹوں کے سلسلہ میں
تمام سرکل انچارج صاحبان کے لئے ضروری ہدایات

بھارت کے مختلف صوبہ جات میں متعین سرکل انچارج صاحبان تعلیم القرآن کی رپورٹیں بھجواتے وقت درج ذیل امور کا دھیان رکھیں۔

(1) رپورٹ میں تجدید کے خانہ کو ضرور مکمل کیا کریں جس سے جماعت کی معین تعداد کا علم ہوتا ہے

(2) یسرنا القرآن پڑھنے والوں اور ناظرہ قرآن مجید پڑھنے والوں کی معین تعداد کے ذکر کے ساتھ ساتھ وقف عارضی اور ایم ٹی اے سے استفادہ کی طرف ضرور دھیان دیں۔

(3) تمام معلمین کرام سے رپورٹیں حاصل کر کے یکجائی طور پر نظارت تعلیم القرآن میں بھجوایا کریں۔ رپورٹیں مرکز میں بھجوانے سے پہلے ہر رپورٹ کا خود بھی جائزہ لیا کریں اور قابل اصلاح امور کے متعلق معلمین کرام کو توجہ دلایا کریں۔ جن معلمین کی طرف سے رپورٹیں نہیں ملتیں ان کے اسماء اور پتہ جات بھی دفتر کو ضرور بھجوایا کریں۔

(4) حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت مختلف جگہوں پر تعلیم القرآن کے سلسلہ میں ٹارگیٹ دئے گئے ہیں اس معینہ مدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہر وقت اپنے ٹارگیٹ پورے کریں تا کہ اجتماعی طور پر تقاریب آمین کا انعقاد ہو۔

(5) جو مبلغین و معلمین کرام کسی سرکل کے ماتحت نہیں اور اپنی اپنی جماعتوں میں کام کر رہے ہیں وہ بھی باقاعدگی سے ہر ماہ تعلیم القرآن رپورٹ بھجوایا کریں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

قادیان کے جلسے کا بھی اپنا رنگ اور اپنا ماحول تھا جو برقی لہروں کی طرح ہر دل پر اثر انداز تھا۔ حضور اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقاریر کے دوران تو عجیب محبت وارفتگی اور ربودگی کا عالم ہوتا تھا۔ حضور کے دیدار کی تڑپ اور گفتار کی آرزو۔ کوئی ٹکٹکی لگائے پلک جھپکے بغیر نرگس کی آنکھ سے نظارہ کر رہا ہے تو کسی کو نظارہ کی تاب ہی نہیں۔ سر نیچے کئے گوش برآواز ہیں اور ایک ایک لفظ کو روح میں اُترتا محسوس کر رہے ہیں۔ کچھ استغراق کے عالم میں ہیں کچھ آنسو بہا رہے ہیں تو کچھ جوش میں نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے ہیں۔

یہ بزمِ محبت ہے اس بزم محبت میں
دیوانے بھی شیدائی فرزانے بھی شیدائی

انڈیا کے دور دراز کے علاقوں سے آئے ہوئے لوگ جو مختلف رنگ ونسل کے تھے اور مختلف بولیاں بولنے والے۔ پنجابی بھی اور بنگالی بھی۔ آسام کے لوگ بھی اور سکم کے رہنے والے بھی۔ بہار کے بھی اور یوپی کے بھی۔ کیرالہ اور کشمیر کے لوگ تو کثرت سے تھے اور اکثر ڈیوٹیاں بھی ان کے سپرد تھیں۔ ڈیوٹی پر مستعد خلوص اور محبت سے لبریز۔ میٹھے اور پیارے لہجے والے۔ ہندوستان کے لوگوں کے علاوہ یورپ۔ پاکستان امریکہ اور کینڈا سے آئے ہوئے لوگ چین جاپان۔ انڈونیشیاں اور جزائر کے رہنے والے عرب کے صلحاء اور افریقہ سے آئی ہوئی نیک روحیں یہ سارے پروانے شمع کے طواف میں قادیان میں جمع تھے اور یک زبان ہو کر زبان حال سے حضرت مصلح موعودؓ کا یہ شعر الاپ رہے تھے اور میں بگوش ہوش اسے سن رہا تھا کہ

ایشیا و یورپ و امریکہ و افریقہ سب
دیکھ ڈالے پر کہاں وہ رنگ ہائے قادیان

❀❀❀❀

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

جماعت احمدیہ گیمبیا (ambia) کے

30 ویں جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات میں جلسہ کی کوریج۔ ممتاز شخصیات کی شمولیت اور جماعت احمدیہ کی دینی، تعلیمی و طبّی میدان میں خدمات کو خراج تحسین

رپورٹ: سید سعید الحسن ۔ مبلغ گیمبیا)

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ گیمبیا کا تیسواں نیشنل جلسہ سالانہ مورخہ ۱۴ تا ۱۶ اپریل ۲۰۰۶ء نصرت ہائر سینئر سیکنڈری سکول بانجل میں بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ جلسہ سالانہ کے انعقاد کے لئے مکرم امیر صاحب نے ایک جلسہ کمیٹی قائم کر دی تھی جس نے جنوری سے اپنے اجلاسات شروع کر دئے اور گزشتہ جلسہ سالانہ کی رپورٹس کی روشنی میں نئے پروگرام مرتب کرنے شروع کئے۔ خاکسار بھی اس کمیٹی کا رکن تھا۔ تقاریر کے سلسلہ میں خاص طور پر سیرت النبی ﷺ پر زور دیا گیا کیونکہ آنحضرت ﷺ کے متعلق توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے بعد اس بات کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی کہ آپ کا حسین چہرہ دنیا کو دکھایا جائے۔ چنانچہ خاکسار کے ذمہ "آنحضرت ﷺ بطور نمونہ اور امن کا شہزادہ" کے عنوان کے تحت تقریر تیار کرنے کو کہا گیا۔ باقی اہم عنوانات میں "ذکر حبیبؑ، خلافت، عائلی زندگی اور اسلام" شامل کیا گیا۔ جلسہ گاہ روایتی طور پر نصرت سینئر سکول کی وسیع وعریض عمارت اور گراؤنڈ میں تیار کیا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ نصرت سیکنڈری سکول مغربی افریقہ میں نصرت جہاں سکیم کی مبارک تحریک کے تحت پہلا سکول ہے اور یہ وہ مقدس تحریک ہے جس نے افریقہ کی قسمت بدل دی۔ اس سکول کا سنگ بنیاد 1971ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بنفس نفیس اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھا تھا اور اس وقت یہ سکول گیمبیا کا بہترین سکول شمار ہوتا ہے۔ مارچ سے خدام نے وقار عمل شروع کر دیا۔ اور دن رات محنت کر کے جلسہ گاہ کو غریب دلہن کی طرح سجایا۔ جلسہ کے سلسلہ میں تمام اہم شخصیات کو دعوت نامے ارسال کئے گئے ان میں تمام چیفس، کمشنرز، ممبران پارلیمنٹ اور نائب صدر مملکت عزت مآب محترمہ ڈاکٹر عائشہ نجاہی سیڈی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ سیرالیون، سینیگال، گنی بساؤ اور ہالینڈ کو مدعو کیا گیا۔ اس کے علاوہ تمام ملک میں پوسٹرز اور بینرز کے پبلسٹی کی گئی۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن اور اخبارات نے جلسہ سے کئی دن پیشتر انگریزی عربی اور مقامی زبانوں میں جماعت کا دعوت نامہ برائے شرکت جلسہ مشتہر کرنا شروع کر دیا۔ مورخہ 12 اپریل کو مکرم امیر صاحب گیمبیا نے جلسہ گاہ کا معائنہ کیا۔ اور انتظامات کو حتمی شکل دی۔ جلسہ کے لئے مہمان بارہ اپریل سے پہنچنے شروع ہو گئے۔ ان میں ملک کے دور دراز علاقوں اور گنی بساؤ کے وفد شامل تھے۔ ملک کے مختلف دور دراز علاقوں سے احمدی قافلے اپنی بسوں پر لوائے احمدیت لہراتے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے جلسہ میں شامل ہوتے رہے۔ اور یوں نصرت سکول کی وسیع گراؤنڈ احمدیت کے شیدائیوں سے بھر گئی۔ گنی بساؤ کا وفد روایتی جوش وجذبہ سے شامل ہوا۔ مورخہ 14 اپریل کو مسیح موعود کے غلاموں نے اپنے رب کریم کے حضور تہجد میں مناجات پیش کرتے ہوئے دن کا آغاز کیا۔ آج چونکہ جمعہ کا مبارک دن تھا اس لئے خاکسار نے جمعہ پڑھایا۔ خطبہ جمعہ میں خاکسار نے جلسہ سالانہ کی غرض وغایت بیان کی۔ نماز جمعہ کے بعد محترم امیر صاحب نے نمائش کا افتتاح کیا۔ نمائش میں جماعت احمدیہ گیمبیا کی تاریخ بیان کی گئی۔ وہ تاریخی لمحات کیمرہ نے محفوظ کر لئے جب حضرت امام الزمانؑ کا وہ الہام پورا ہوا کہ، بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ سر ایف ایم سنگھاٹے گورنر جنرل آف گیمبیا نے حضرت اقدس کا تبرک نہایت عقیدت سے سر آنکھوں سے لگایا اور یوں رہتی دنیا تک پہلے احمدی بادشاہ کا اعزاز پالیا ۔ سچ ہے، ایں سعادت بزور بازو نیست۔ پھر وہ لمحات جب گیمبیا آزاد ہوا تو امیر و مشنری انچارج حضرت مولانا غلام احمد بدوملہویؒ نے انگریز حکمرانوں کے اور نئے حکمرانوں کے سامنے تقریر فرمائی اور نئے آزاد ہونے والے ملک کے لئے دعا کروائی۔ پھر وہ موقعہ جب نافلہ موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تشریف فرما ہوئے اور افریقہ کی ذہنی وجسمانی غلامی کے خاتمے کے لئے نصرت جہاں سکیم کا اعلان فرمایا۔ کچھ لمحات حضرت خلیفہ رابع رحمہ اللہ کی یادوں سے معطر ہیں۔ پھر شہدائے احمدیت، احمدیت کی ترقی کا سفر، مقدس قران کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم، وغیرہ وغیرہ، غرض نمائش احمدیت کا مکمل تعارف تھا۔ خاکسار نے نمائش کے بعد کئی احمدیوں کو جذبات سے پر پایا۔ جلسہ کا آغاز لوائے احمدیت لہرانے سے ہوا جو محترم امیر صاحب نے لہرا کر کیا۔ گیمبیا کا جھنڈا محترم ماکباطورے رکن قومی اسمبلی نے لہرایا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب گیمبیا نے اپنے افتتاحی خطاب میں سیرت النبی ﷺ کو بطور ماڈل اپنانے پر زور دیا۔ انہوں نے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ رکن اسمبلی محترم کباطورے نے اپنے افتتاحی ایڈریس میں جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ انھوں نے جلسہ میں شامل ہونے کا موقعہ فراہم کیا اس کے بعد انہوں نے بتایا کہ وہ بہت سے ممبران اسمبلی کی نمائندگی میں کچھ باتیں بیان کریں گے کیونکہ بعض مصروفیات کے باعث وہ اس جلسہ میں شریک نہیں ہو سکے۔ اس کے بعد انھوں نے بتایا کہ اکثریت اراکین اسمبلی جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ نام ہے ڈسپلن کا۔ انھوں نے مزید کہا کہ ہم بہت خوش ہیں کہ جماعت اس ملک میں بہترین خدمات بجا لا رہی ہے۔ اس لئے تمام اراکین اسمبلی جماعت کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ دوسری طرف جماعت کی دعائیں ہیں جن کی وجہ سے ملک میں امن و سلامتی ہے اور وہ امیر صاحب جماعت کی خدمت میں مسلسل دعائیں جاری رکھنے کی درخواست کرتے ہیں جناب کباطورے کے خطاب کے بعد نائب صدر دی گیمبیا محترمہ عائشہ نجائی سیڈی کا پیغام جناب پارلیمانی سیکرٹری برائے مذہبی امور نے پڑھ کر سنایا۔ نائب صدر مملکت نے بیرون ملک دورے پر ہونے کی وجہ سے معذرت کی کہ وہ جلسہ میں شامل نہیں ہو سکی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ وہ جماعت کو تیسواں جلسہ سالانہ منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہیں اور جلسہ میں شمولیت کا دعوت نامہ بھیجنے پر جماعت کا شکریہ ادا کرتی ہیں۔ انہوں نے مذہب کی غرض وغائیت خدمت انسانیت کو قرار دیا انہوں نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کو ان کی گیمبیا میں روحانی اور خدمت انسانیت کی وجہ سے سلام پیش کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا نام آتے ہی گیمبیا کے ہر فرد کے ذہن میں ایک ایسی اسلامی مذہبی جماعت کا تصور آتا ہے جس کا مطمح نظر ہر ایک کی روحانی اور جسمانی ضروریات کو بلا تفریق پورا کرنا ہے۔ اور جب سے جماعت اس ملک میں آئی ہے وہ یہ کام کر رہی ہے۔ روحانی اور اخلاقی میدان میں جماعت نے مساجد بنانے، ممبران جماعت کی ٹریننگ کرنے، تبلیغی جدو جہد کرنے، بچوں اور بڑوں کو قرآن اور اسلام کی تعلیم دینے، اور کتب و رسائل اخبارات وریڈیو کے ذریعے پورے ملک میں تبلیغ کے ذریعے ایک انقلاب برپا کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ذریعہ سے ملک کی روحانی اور اخلاقی ترقی میں جماعت کا بہت بڑا کردار ہے۔ صحت کے شعبہ میں 1968ء سے جماعت ہسپتالوں کے ذریعے سارے ملک کو سستا طریق علاج مہیا کر رہی ہے۔ اور نہ صرف گیمبیا بلکہ ہمسایہ ممالک بھی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح تعلیم کے شعبہ میں نصرت ہائر سیکنڈری سکول بانجل، طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول مانسا کونکو، ناصر احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول بصے کے ذریعے ہزاروں نوجوان زیور تعلیم سے آراستہ ہو کر ملک کی ترقی کا باعث بنے ہیں اور بن رہے ہیں۔ اسی طرح اب مسرور ہائر سیکنڈری سکول ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کا ذکر کرتے ہوئے صدر مملکت نے ان منصوبوں کا ذکر کیا جو گیمبیا کی ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ آخر میں صدر مملکت نے ملک کی ترقی امن وسلامتی اور یکجہتی کے لئے درخواست دعا کی۔

جلسہ کی دوسری تقاریر میں ہالینڈ سیرالیون اور گنی بساؤ کے وفود کے نمائندوں نے اپنے تاثرات بیان کئے۔ دعا کے ساتھ پہلا سیشن ختم ہوا۔

مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد خاکسار کی زیر صدارت دوسرا سیشن شروع ہوا۔ یہ سیشن سوال و جواب اور مختلف احمدیوں کے قبول احمدیت کی ایمان افروز داستانوں پر مشتمل تھا اس میں دلچسپی کا یہ عالم تھا کہ رات گئے تک جاری رہنے کے بعد یہ درخواست کی کہ چونکہ تہجد بھی پڑھنی ہے اس لئے مجبوراً ختم کر رہے ہیں۔

دوسرے دن کا آغاز بھی حسب روایت باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ آج کے پہلے سیشن میں اہم تقاریر ہوئیں جن میں حضرت محمد ﷺ بطور ماڈل اور امن کا شہزادہ، ذکر حبیب، وغیرہ شامل تھیں۔

دوسرے سیشن میں اسلام اور عائلی زندگی، خلافت کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔

تیسرا سیشن مغرب وعشاء کی نمازوں کے بعد ہوا۔ چونکہ لوگ دور دراز علاقوں سے آئے ہوتے ہیں اور بعض کو خراب سڑکوں کی وجہ سے پورا دن سفر کرنا پڑتا ہے اس لئے دوسرے دن رات کا سیشن آخری سیشن ہوتا ہے۔ چنانچہ اس میں اختتامی دعا ہوئی اور یوں مسیح محمدی کے غلاموں کا یہ روحانی جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے تینوں دن تہجد باجماعت ہوتی رہی اور درس القرآن درس الحدیث اور درس ملفوظات کا اہتمام رہا۔ حاضری ساڑھے چار ہزار تھی۔ بعض حکومتی ذرائع کا اندازہ پانچ ہزار سے زیادہ کا تھا۔

جلسہ کی ایک خاص بات MTA کا جلسہ گاہ میں انتظام تھا۔ تمام حاضرین نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ جمعہ سنا اور دوسرے پروگرامز سے بھی استفادہ کیا۔

جلسہ کی ایک اور خاص بات نیشنل جلسہ سالانہ میں اردو نظموں کا پڑھا جانا تھا۔ اہل افریقہ کی زبان سے مسیح پاک کا کلام پڑھا جانا ایک عجیب وجد طاری کر رہا تھا اور بزبان حال گواہی دے رہا تھا کہ حضرت امام الزماںؑ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ تمام قومیں اس چشمہ سے پانی پئیں گی پوری شان سے پورا ہو رہا ہے۔

جلسہ کے اختتامی دن گیمبیا کے نیشنل ٹی۔ وی نے اپنے خبرنامہ میں جماعت کے جلسہ کا تفصیل سے ذکر کیا۔ بالخصوص صدر مملکت کے پیغام کا۔ اسی دن نیشنل ریڈیو اور بعض پرائیوٹ چینلز نے جلسہ کی کاروائی من وعن نشر کی بعض ریڈیو سٹیشنز نے کئی دفعہ جلسہ کی تقاریر نشر کیں۔ اسی طرح تمام اخبارات نے جلسہ کو بھرپور کوریج دی۔ جلسہ کے بعد پورے ملک کے دانشوروں نے جماعتی جلسہ کو بھرپور سراہا۔ بعض اخبارات نے اداریے لکھے۔ گیمبیا کے ایک مشہور اخبار دی پوائنٹ نے جس کی اشاعت سب سے زیادہ ہے نے اداریہ لکھا جس میں جماعت احمدیہ کو کامیاب جلسہ سالانہ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور لکھا کہ گیمبیا میں جتنی بھی مذہبی جماعتیں ہیں ان کے لئے جماعت احمدیہ ایک مثال ہے۔ بے شک اس جماعت کی تقلید ضروری ہے۔ یہ جماعت ایک طرف تو اپنے سکول و کالجز و ہسپتالز کے ذریعہ ملک کی خدمت کر رہی ہے تو دوسری طرف اپنے ممبران کی مذہبی اور اخلاقی ٹریننگ میں مصروف ہے۔ اور ہم وائس پریزیڈنٹ کی رائے سے سو فیصد متفق ہیں کہ ملک میں مذہبی اخلاقی، تعلیمی اور صحت کے لئے انقلاب لانے میں اس جماعت کا کلیدی کردار ہے، کاش باقی مذہبی جماعتیں بھی صرف تنقید کرنے کی بجائے تقلید کریں کیونکہ کہنا آسان ہے کرنا مشکل ہے "۔

❀❀❀❀❀

ضروری اعلان

وقف جدید کے بارہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ تازہ ارشاد موصول ہوا ہے کہ "وقف جدید کی ذمہ واری اطفال الاحمدیہ پر بھی ڈالیں ۔ ننھے مجاہد معیار اول کے لئے ۲۰۰ روپے اور معیار دوئم کے لئے ۱۰۰ روپے رکھیں ۔ ان کی خاص فہرست مجھے بھجوائیں ۔ باقی ہر ایک کو شامل کریں (۱۵ سال تک کے اطفال و ناصرات)" ...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام گاؤں گاؤں اس ملک بھارت میں پھیلانے کا کام وقف جدید کے سپرد ہے۔ پس ہر احمدی کو اپنے نفس کو پاک کرنے کے لئے اس مالی قربانی کا فعال حصہ بننا چاہئے ......" اس بارہ میں سیکرٹریان سے درخواست ہے کہ اس بابرکت تحریک میں تمام اطفال وناصرات کو شامل کریں اور اپنی جماعت کے ننھے مجاہدین کی فہرست دفتر وقف جدید میں بھجوائیں تاکہ ان کے نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت اقدس میں دعا کے لئے بھجوائے جاسکیں۔

(ناظم وقف جدید قادیان بھارت)

جماعت احمدیہ ٹوگو کے پہلے جلسہ سالانہ کا کامیاب و بابرکت انعقاد

(رپورٹ: عبدالقدوس۔ افسر جلسہ سالانہ ٹوگو)

ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی
فَسُبْحَانَ الَّذِیْ اَخْزَی الْاَعَادِیْ

اللہ تعالیٰ کا قرآن کریم میں ارشاد ہے ﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَاتِ﴾ یعنی راستہ کتنا بھی کٹھن اور خاردار کیوں نہ ہو، شیطان نے ہر طرف اپنے پہرے دار کیوں نہ بٹھا رکھے ہوں، منزل چاہے کتنی ہی دور کیوں نہ ہو، منزل اگر محبوب کی منشاء کی طرف لے جانے والی ہو تو ساری رکاوٹوں اور آہنی دیواروں کو اپنے پاؤں کے نیچے روند ڈالو اور اپنے دامن اور کپڑوں کو جھاڑیوں کے کانٹوں سے بچاتے ہوئے استباق الی الخیرات کی انجام دہی کے لئے کوشش کرتے ہوئے نکل کھڑے ہو۔

جب امام الزمان کی آمد ہوئی اور اس بے قرار دل نے یہ محسوس کیا اور دیکھا کہ شیطان کے چیلے بے لگام سیلاب کی طرح دنیا کو مادیت کے گھٹا ٹوپ اندھیروں کی طرف دھکیل رہے ہیں اور رات دن ناچ گانوں کی محفلوں کے انعقاد کرنے میں مصروف عمل ہیں اور اس کے بالمقابل دین محمدی کے علمبردار اس سیلاب کے ریلے میں پناہ گاہیں تلاش کر رہے ہیں اور بعض اپنے پر سمیٹ کر جھاڑیوں میں پناہ گاہیں تلاش کر رہے ہیں اور چوہوں کی طرح تاریکی میں زندگی بسر کرنے کو ترجیح دے رہے ہیں تو اس دل نے اپنے محبوب ازلی وابدی کو یوں ندا دی۔

دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے میرے سورج! دکھا اس دیں کے چمکانے کے دن

اور اس جری اللہ نے اپنے خدا سے امت محمدیہ کے لئے خصوصا دعائیں کیں کہ رَبِّ اَصْلِحْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب محمد ﷺ کی امت کی اصلاح فرما۔ تو خدا تعالیٰ نے اپنے محبوب کی آہ و پکار کو سن کر دل میں اس قرآنی آیت کا مضمون ڈالا جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ﴾ کہ عوام و خواص کو شیطانوں کے چنگل سے آزاد کروا کر اپنی معیت عطا کر اور ان کی تطہیر کر اور ان کو عباد الصالحین کی صف میں لا کھڑا کر۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے تائید و نصرت پا کر اس کے حصول کے لئے جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی اور عشاقان اسلام کو خلیفۃ اللہ کے دیدار اور معیت کا موقع فراہم کیا۔ اور ہدایت فرمائی کہ:

"اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ اسلام پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں طیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی"۔

اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضل سے ٹوگو کی اقوام نے بھی امسال اپنا پہلا جلسہ سالانہ منعقد کرکے خدا تعالیٰ کے فرستادے کے قول پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے اور ارشاد باری تعالیٰ کہ نیکیوں میں آگے بڑھو کی طرف قدم مارا ہے۔ بظاہر ملکی حالات اس قدر سازگار معلوم نہیں ہو رہے تھے مگر ممبران جماعت کے دل میں ایک تڑپ اور لگن تھی کہ ہمارے پڑوسی ممالک اس کار خیر میں حصہ لے رہے ہیں اور ان ممالک کے روحانی پرندے مختلف بولیاں بولنے والے سال میں ایک بار مرکزی گھونسلے کی طرف اڑان کرتے ہیں اور قبائلی، نسلی اور لسانی ہم آہنگی نہ ہونے کے باوجود اکٹھے بیٹھ کر خدائے واحد و یگانہ کے گن گاتے ہیں اور روحانیت کے مائدہ سے سیر ہوتے ہیں۔ اور ایم ٹی اے کے ذریعہ مسکراہٹوں کے پھول بکھیرتے ہوئے نظر آتے ہیں مگر ہم اتنی بڑی نیکی کے کام سے محروم جا رہے ہیں۔ لہذا جماعت کے اس جذبہ اور خواہش کو دیکھتے ہوئے امسال مجلس عاملہ نے یہ فیصلہ کیا کہ اس دفعہ ہم بھی اللہ پر توکل کرتے ہوئے جلسہ کے لئے اجازت کے حصول کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری خواہش کو قبول فرمایا اور اجازت مل گئی۔

چنانچہ ہنگامی طور پر ایک ماہ قبل جلسہ سالانہ کی ایک کمیٹی خاکسار کی نگرانی میں تشکیل دی گئی اور تمام ممبران کمیٹی میں شعبہ جات تقسیم کر کے ان کی ذمہ داریوں اور جماعتی روایات کے بارہ میں اچھی طرح سمجھا دیا گیا۔ ہر عہدیدار نے اپنی اپنی ٹیم تیار کی اور کام شروع کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات کی محنت رنگ لائی اور تمام کام احسن رنگ میں انجام پائے۔

معلمین اور صدران جماعت کے ذریعہ سب کو اپنے محدود وسائل کے تحت وفد بھجوانے کی درخواست کی گئی۔ حکومتی عہدیداروں اور چند چیدہ چیدہ افراد کو دعوت نامے بھجوائے گئے۔

نوچے (Notse) ٹوگو کا مرکز ہونے کے ناطے اس شہر کی مسجد اور اردگرد علاقہ میں ٹینٹ لگا کر جلسہ گاہ تیار کی گئی اور عارضی رہائشگاہیں وغیرہ تعمیر کی گئیں۔

جلسہ سے دو روز قبل ناظم صاحب ضیافت نے لجنہ کی ایک ٹیم جو مختلف حلقوں سے تھی ان کو پکوائی اور تقسیم کا طریقہ کار سمجھایا۔

17 رجون کو مقامی ریجن نے ایک بس کرائے پر لی جس نے مختلف جماعتوں میں ایک ایک چکر لگا کر سورج نکلتے ہی لوگوں کو جلسہ گاہ میں لانا شروع کیا۔ جونہی وہ جلسہ گاہ پہنچتے فضا لا الہ الا اللہ کے نعروں سے گونج اٹھتی۔

12:35 پر جلسہ کی افتتاحی تقریب ہوئی۔ جلسہ کا آغاز خاکسار کی صدارت میں قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جس کے مختلف زبانوں میں تراجم پیش کئے گئے۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ کے چند اشعار پیش کئے گئے۔

اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی تاریخ، اغراض و مقاصد، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان کردہ نصائح اور خلفاء کے ارشادات بیان کئے۔ اور جلسہ کے حاضرین سے نظم و ضبط اور جلسہ کے تمام پروگرامز میں بھرپور شمولیت کی درخواست کی۔ اس کے ساتھ ہی تحمل اور رواداری کے بارہ میں اسلامی تعلیم بیان کی۔ ایک معلم صاحب نے اسلامی نظریہ جہاد پیش کیا۔

مکرم امیر صاحب بینن اور ان کے وفد کی آمد پر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کی گئیں اس کے بعد پروگرام کو جاری رکھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کا اپنے خدا سے عشق کے موضوع پر خطاب ہوا۔ خطاب کے بعد کا وقت ایم ٹی اے کے لئے مخصوص تھا۔ لوگوں نے ایم ٹی اے کے پروگرام بڑی دلچسپی سے ملاحظہ کئے۔

کھانے کے بعد نماز مغرب و عشاء ادا کی گئیں۔ نماز کے معاً بعد بچوں اور بچیوں کی کلاس ہوئی۔ پھر مجلس سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا جو رات گئے تک جاری رہا۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز 8:30 پر تلاوت قرآن کریم اور قصیدہ کے بعد 'مذہب کی بنیادی سیڑھی۔ نماز' کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اس کے بعد مالی قربانی اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔

تمام پروگرامز میں وقفہ وقفہ سے نعرہ ہائے تکبیر سے فضا معطر ہوتی رہی۔

اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ریجن کے میئر، پولیس کمشنر اور دوسرے مذاہب کے کچھ اہل علم حضرات شامل ہوئے۔

جماعتی لحاظ سے 38 مقامات سے 277 افراد نے ٹوگو کے پہلے جلسہ سالانہ میں شرکت کی سعادت پائی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ اس جلسہ کے دوررس نتائج پیدا فرمائے اور اس ملک میں اسلام احمدیت کی تیزی سے ترقی کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

❀❀❀❀❀

یوگنڈا میں رباگنڈا (Rwbaganda) کے مقام پر نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح
چپالے (Kibale) کے مقام پر نئے مشن ہاؤس اور احمدیہ سکول میں دو نئے کمروں پر مشتمل کلاس روم بلاک کا افتتاح

(رپورٹ: افضال احمد رؤف۔ مبلغ سلسلہ یوگنڈا)

مورخہ 16 رجون 2006ء کو یوگنڈا کے مساکا زون میں Rwbaganda کے مقام پر نئی تعمیر ہونے والی مسجد کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ اس بابرکت تقریب کے مہمان خصوصی مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد، امیر و مبلغ انچارج یوگنڈا تھے۔ اسی طرح گورنمنٹ کے بعض آفیسرز میں علاقہ کے ممبر پارلیمنٹ میجر مگومالی (Magumali)، LcIII کے چیئرمین اور متعدد کونسلرز نے شرکت کی۔

یوگنڈا کے دو سب سے زیادہ سنے جانے والے ریڈیو CBS اور ریڈیو Budu کے نمائندگان اور سب سے زیادہ پڑھے جانے والے اخبار New Vision بھی موجود تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ پھر بچوں نے نظم پیش کی۔ مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ ممبر پارلیمنٹ اور دیگر افسران نے اپنے اپنے خطاب میں جماعتی خدمات کو سراہا اور حضور انور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں مکرم امیر صاحب نے مسجد کے افتتاح کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ حاضرین کی تعداد 400 کے لگ بھگ تھی۔

❀❀❀❀❀

چپالے (Kibale) کے مقام پر نیا مشن ہاؤس اور احمدیہ سکول میں نئے بلاک کا افتتاح

مورخہ 26 رجون 2006ء کو مساکا زون ہی میں چپالے کے مقام پر مکمل ہونے والے دو پراجیکٹس کی افتتاحی تقریب ہوئی۔ جس میں ایک نئے مشن ہاؤس کی افتتاحی تقریب کے علاوہ احمدیہ سکول میں دو کلاس رومز پر مشتمل نئے بلاک کا بھی افتتاح ہوا۔

اس موقع پر بھی سرکاری افسران سمیت ریڈیو اور اخبارات کے نمائندے شامل ہوئے۔

اس تقریب کا آغاز بھی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے دعا کروائی۔ اس موقع پر بھی سرکاری افسران نے علاقہ میں جماعتی خدمات کو سراہا۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے دونوں پراجیکٹس کے بابرکت ہونے کی دعا کروائی اور باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

چپالے (Kibale) سکول کے 600 طلباء کے علاوہ 400 کے قریب مہمان شامل ہوئے۔

اس موقع پر بھی اخبارات اور ریڈیو نے خوب تعاون کیا۔ ریڈیو CBS اور ریڈیو Budu نے اسی روز رات کو اور اگلے روز بھی تین مرتبہ خبروں میں بڑی تفصیل کے ساتھ مسجد اور مشن ہاؤس اور سکول میں نئے بلاک کی افتتاحی تقریب کی خبر نشر کی۔ اور اخبار نیو ویژن نے بھی مورخہ 5 رجولائی کو تفصیلی خبر مع تصاویر شائع کی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ ان تقاریب کو جماعت کے لئے بابرکت بنائے اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ ہو۔

❀❀❀❀❀

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو ملتا نہیں کبھی انساں
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
ان پہ اس یار کی نظر ہی نہیں
(کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت

جلسہ ہائے یوم خلافت کا بابرکت انعقاد

اللہ تعالیٰ کے فضل سے بھارت کی مختلف جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے تحت 27 مئی کو جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے گئے جن میں تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد خلافت کی اہمیت و برکات کے مختلف عناوین پر تقریریں کی گئیں اور نظمیں پڑھی گئیں۔ احباب و مستورات اور بچوں نے بڑے ذوق و شوق سے شرکت کی دعا کے ساتھ جلسوں کا اختتام ہوا۔ ان جلسوں کی خوشکن تفصیلی رپورٹیں بغرض اشاعت بھجوائی گئی ہیں جن کا خلاصہ نہایت اختصار سے ہدیۂ قارئین ہے۔ اللہ تعالیٰ سب شرکت کرنے اور حصہ لینے والوں کو اپنے افضال و برکات سے نوازے۔

آسنور: مجلس خدام الاحمدیہ آسنور کے زیر اہتمام بعض وجوہات کی بناء پر بتاریخ ۴-۶-۰۶ زیر صدارت مکرم فاروق احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ جلسہ کیا گیا تلاوت و نظم کے بعد صد سالہ خلافت جوبلی کے متعلق عبادات اور دعاؤں کا روحانی پروگرام اطہر شکیل صاحب نے پیش کیا اور مکرم مولوی باسط رسول صاحب ڈار استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے تقریر کی۔ اجلاس میں کثیر تعداد میں خدام و اطفال اور دیگر احباب نے شرکت کی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ آسنور)

اراڈاپلی کریم نگر: جماعت احمدیہ اراڈاپلی نے بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم یعقوب علی صاحب صدر جماعت جلسہ کیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالمناف صاحب بنگالی معلم وقف جدید، خاکسار، مکرم ایچ ناصر الدین صاحب نائب سرکل انچارج وارنگل و مبلغ سلسلہ نے تقریر کی جلسہ کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی گئی ۴۰ مرد و زن نے شرکت کی مستورات کے لئے پردہ کا انتظام تھا

(مرزا انعام الکبیر معلم وقف جدید بیرون اراڈاپلی کریم نگر اے پی)

اندورہ: جماعت احمدیہ اندورہ نے ۱-۶-۰۶ء کو نماز عصر کے بعد مسجد میں زیر صدارت مکرم زعیم صاحب انصار اللہ جلسہ کیا تلاوت کلام پاک اور نظم خوانی کے بعد مکرم قائد مجلس اندورہ، مکرم مولوی محمد مقبول صاحب حامد معلم وقف جدید نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد جلسہ ختم ہوا

غیر از جماعت لوگ بھی ہماری تقاریر کو باہر بیٹھ کر سن رہے تھے انہوں نے برملا اعتراف کیا کہ واقعی آپ لوگوں کا نظام اور انتظام بہت اچھا ہے (راجہ محمد ابراہیم زعیم انصار اللہ اندورہ (کشمیر)

بنگلور: جماعت احمدیہ بنگلور نے ۲۸-۵-۰۶ء کو بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم محمد شفیع اللہ صاحب امیر صوبائی کرناٹک جلسہ کیا جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم شیراز احمد صاحب ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان تھے جلسہ میں تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم شیراز احمد صاحب کی مکرم امیر صاحب نے گلپوشی کی۔ جلسہ میں مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی مکرم تمیم عباس صاحب نے کنڑی زبان میں تقریر کی آخر پر مہمان خصوصی نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات تعلیم کے سلسلہ میں پڑھ کر سنائیں اور حصول تعلیم کی طرف احباب کو توجہ دلائی نیز جن ۴۵ بچوں نے نمایاں کامیابی حاصل کی انکو موصوف نے انعام کے طور پر قلم عنایت فرمایا اور ان بچوں کی حوصلہ افزائی بھی کی۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے موقعہ کی مناسبت سے مختصر اور جامع خطاب فرمایا دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (محمد کلیم خان مبلغ سلسلہ بنگلور)

بھدرواہ: جماعت احمدیہ بھدرواہ نے ۲۸ مئی کو بعد نماز ظہر احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم محمد اقبال صاحب ملک جلسہ منعقد کیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم میر عبدالقیوم صاحب، خاکسار اور مکرم صدر جلسہ نے خطاب کیا دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (محمد نذیر مبشر مبلغ سلسلہ مقیم بھدرواہ کشمیر)

برہ پورہ: جماعت احمدیہ برہ پورہ نے بعد نماز ظہر و عصر مکرم سید عبدالفہیم صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت جلسہ مسجد احمدیہ میں کیا تلاوت و نظم کے بعد عزیز سید وقاص احمد سلمہ عزیز شرجیل احمد سلمہ کی مختصر تقاریر کے بعد مکرم سید ابو قاسم صاحب، مکرم مولوی سید آفاق احمد صاحب معلم، خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (شیخ ہارون رشید سرکل انچارج بھاگلپور بہار)

بھوبنیشور: جماعت احمدیہ بھوبنیشور نے ۲۸-۵-۰۶ء کو بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم سید خالد احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بھوبنیشور اڑیسہ جلسہ منعقد کیا تلاوت و نظم کے بعد مکرم سید وثیق الدین احمد صاحب، مکرم سید نصیر احمد صاحب، مکرم سید فرید الدین احمد شاہ قادری، خاکسار، مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب، مکرم سید نیر احمد صاحب نے تقریر کی آخر میں صدر اجلاس نے مختصر خطاب کر کے جلسہ کا اختتام کیا اس جلسہ میں کچھ غیر احمدی اور غیر مسلم احباب بھی شامل تھے جلسہ کے بعد غیر احمدی دوستوں کی مجلس سوال و جواب ہوئی تمام مرد و زن جلسہ میں شریک ہوئے جلسہ میں شامل تمام احباب کی چائے و ماکولات سے تواضع کی گئی آخر پر سوال و جواب کا پروگرام بھی رکھا گیا جسمیں ۲۰ کے قریب خدام شامل ہوئے (سید فضل باری مبلغ سلسلہ بھوبنیشور)

بھوبنیشور او ایم پی: مکرم محمود احمد خان صاحب کی زیر صدارت جلسہ ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرمہ کوثر بیگم صاحبہ، مکرمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ، مکرمہ شبنم آرا بیگم صاحبہ، مکرم رحیم خان صاحب، مکرم انور احمد خان صاحب، مکرم مولوی سید فضل باری صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم صدر جلسہ نے تقریر کی آخر پر حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ (انور احمد خان او ایم پی بھوبنیشور اڑیسہ)

جالندھر: ۳۰ مئی کو بمقام باوا کھیل جالندھر بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی شہادت حسین اور خاکسار نے تقریر کی جلسہ کا پروگرام دس بجے اپنے اختتام کو پہنچا اور دعا کے بعد مجلس برخاست ہوئی۔ (محمد سلیم مبشر سرکل انچارج جالندھر)

چنتہ کنٹہ رامن پہاڑ: چنتہ کنٹہ کے تحت ۵-۵-۰۶ء کو چنتہ کنٹہ سے ۴۰ کلومیٹر دور جلسہ یوم خلافت اور پکنک کا پروگرام بنایا گیا مکرم محمود احمد بابو صاحب قائم مقام امیر جماعت کی زیر صدارت جلسہ ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی عبدالحفیظ صاحب، مکرم شمس الدین احمد صاحب، مکرم مولوی غلام احمد نمیر صاحب، مکرم علیم الدین صاحب، مکرم مولوی نصیر احمد صاحب خادم نے تقریر کی ناصرات نے ترانہ پڑھا صدارتی خطاب و دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا جلسہ کی کاروائی تقریباً دو گھنٹے چلی آخر پر حاضرین کو کھانا کھلایا گیا اس پروگرام میں ۲۰۰ سے زائد انصار، خدام، اطفال، لجنہ و ناصرات شامل ہوئے شام تک لوگ پکنک مناتے رہے اور شام ۶ بجے واپسی ہوئی۔ (شریف خان سرکل انچارج چنتہ کنٹہ آندھرا)

چک ایمریچھ: جماعت احمدیہ چک ایمریچھ (خانپورہ) کشمیر کے تحت ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد میں زیر صدارت مکرم رفیع اللہ لون صاحب قائم مقام صدر جماعت چک ایمریچھ جلسہ ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم ہارون رشید صاحب، مکرم عمران خان صاحب، مکرم مولوی راجہ جمیل احمد خان صاحب، عزیز عابد مبارک صاحب اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

اطفال الاحمدیہ چک ایمریچھ کے تحت ۲۹ مئی کو بعد نماز عصر مسجد میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ ہوا تلاوت و نظم کے بعد عزیز نواز شریف لون، عزیز سید شجاعت علی، عزیز طاہر مصطفیٰ درانی، عزیز ابرار طارق قریشی اور خاکسار نے تقریر کی۔

ناصرات الاحمدیہ کے تحت ۲۷ مئی کو بعد نماز عصر مسجد میں زیر صدارت خاکسار جلسہ ہوا تلاوت و نظم کے بعد عزیزہ فوزیہ مظفر، عزیزہ عصمت جہاں، عزیزہ صائمہ شاہد، عزیزہ فرزانہ طفیل اور خاکسار نے مقامی پہاڑی زبان میں تقریر کی۔ (سید امداد علی خادم سلسلہ چک ایمریچھ)

خانپور ملکی: جماعت احمدیہ خانپور ملکی نے ۲۸ مئی کو زیر صدارت مکرم انور حسین صاحب صدر جماعت جلسہ کیا جسمیں تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد خاکسار، اور مکرم آفتاب احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔

(سید منور عالم ناصر معلم وقف جدید بیرون)

دہلی: جماعت احمدیہ دہلی نے ۲۸ مئی کو بعد نماز عصر مسجد بیت الہادی میں زیر صدارت مکرم داؤد احمد صاحب صدر جماعت جلسہ منعقد کیا جسمیں تلاوت و نظم کے بعد مکرم فضل احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید مکرم نصیر احمد انور صاحب زعیم انصار اللہ، خاکسار اور مکرم صدر جلسہ نے تقریر کی (سید کلیم الدین احمد مبلغ سلسلہ انچارج دہلی)

رشی نگر: خدام الاحمدیہ رشی نگر کے تحت زیر صدارت مکرم محمد حسین پڈر صاحب جلسہ منعقد ہوا تلاوت و نظم کے بعد مکرم ایاز حسین صاحب گنائی سیکرٹری تربیت اور چند اطفال نے تقریر کی آخر پر صدر موصوف نے خلافت کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی اجتماعی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا (وسیم احمد گنائی ناظم اطفال)

ساونت واڑی: جماعت احمدیہ ساونتواڑی نے ۹ جون کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ ساونتواڑی جلسہ کیا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم حمید خان صاحب بجلی، مکرم نذیر خان صاحب بجلی، مکرم مجیب احمد سندلی صاحب اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد عبدالرحمٰن بنگالی معلم وقف جدید بیرون)

سیتاپور سرکل: سیتاپور سرکل یوپی کے زیر انتظام جلسہ یوم خلافت منعقد کیا گیا جس میں سرکل سیتاپور کی ۷ نئی جماعتوں کے ۴۰۰ سے زائد عورتیں مرد و بچے شریک ہوئے اس روز باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی نماز فجر کے بعد خلافت کی اہمیت و ضرورت پر روشنی ڈالی گئی بعدہ ایک وقار عمل ہوا اور مشن کے اردگرد صفائی کی گئی جس کا علاقہ بھر میں اچھا اثر ہوا اور جماعتی خدمت خلق کے کاموں کو کافی پسند کیا گیا ناشتہ کے بعد ۱۱ بجے مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب مبلغ انچارج سیتاپور کی زیر صدارت جلسہ کا آغاز ہوا تلاوت کلام پاک و نظم کے بعد مکرم محمد یاسین صاحب، خاکسار اور مکرم صدر اجلاس نے تقریر کی دعا کے بعد نومبائعین کی تواضع کی گئی۔

(ظفر احمد گلبرگی مبلغ سیتاپور یوپی)

سونگھڑہ: جماعت احمدیہ سونگھڑہ کے محلہ محی الدین پور کی مسجد میں زیر صدارت مکرم میر عبدالرحیم صاحب صدر جماعت جلسہ کیا گیا تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد مکرم سید صفی لاواری صاحب، مکرم سید دبستان صاحب، عزیز ذیشان احمد، مکرم میر کمال الدین صاحب اور مکرم میر عبدالحفیظ صاحب مبلغ سلسلہ اجمیر نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (شیخ عبداللطیف قائد مجلس سونگھڑہ)

ننار بیٹا: لجنہ اماء اللہ کے تحت ۱۰ بجے سے جلسہ کا پروگرام شروع ہوا پہلے ناصرات کا نظم اور کوئز کا مقابلہ ہوا یہ طے تھا

کہ نظم صرف خلافت سے متعلق ہو اسی طرح پہلے سے ہی خلافت سے متعلق سوال وجواب تیار کر کے ناصرات کو دئے گئے تھے جسکی ناصرات نے تیاری کی۔ نظم کے مقابلہ میں ۲۵ ناصرات اور کوئز میں ۳۰ ناصرات نے حصہ لیا اسکے بعد لجنہ کی تقاریر کا مقابلہ ہوا لجنات نے مندرجہ ذیل عناوین پر تقریر کی، خلافت کی اہمیت اور برکات، نظام خلافت اور ہماری ذمہ داریاں، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ کی اہم تحریکات اس تقریری مقابلے میں ۱۷ لجنات نے حصہ لیا ٹھیک ۳ بجے اختتامی پروگرام یوم خلافت شروع ہوا جو شام کے ۵ بجے تک جاری رہا جسمیں تلاوت قرآن مجید اور حدیث وملفوظات کے بعد ایک نظم پڑھی گئی اسکے بعد تقاریر ہوئیں جنکا عنوان دو ماہ قبل مختلف مجالس کی صدر لجنہ کو دیا گیا تھا اسکے بعد خاکسار نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے بعض پہلوؤں کا ذکر کیا جسمیں احمدی عورتوں سے آپ کیا توقعات رکھتے تھے بیان کیا۔ آخر پر مکرم امان علی صاحب مبلغ سلسلہ ونائب امیر اسام نے اسٹیج کے پیچھے سے اختتامی خطاب کیا اور دعا کے بعد ٹھیک 4:30 بجے اول دوم سوم آنے والی لجنہ وناصرات میں انعامات تقسیم کئے گئے اسکے بعد نار بیتا مجلس کی صدر لجنہ کا انتخاب عمل میں آیا ۵ بجے پروگرام اختتام کو پہنچا آٹھ مجالس سے ۶۰ لجنہ اور ۸۰ ناصرات شامل ہوئیں تمام پروگرام کی آواز لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ دور دور تک پہنچ رہی تھی۔ (بشریٰ حمید صدر لجنہ اماء اللہ ویسٹ بنگال واسام)

کنڈور: جماعت احمدیہ کنڈور نے ۲۶ مئی کو زیر صدارت مکرم ایچ ناصر الدین صاحب مبلغ سلسلہ نرسم پیٹ جلسہ کیا جسمیں تلاوت ونظم کے بعد خاکسار اور مکرم ایچ ناصر الدین صاحب نے تقریر کی دعا کے ساتھ جلسہ ختم ہوا آخر پر شیرینی تقسیم کی گئی اس جلسہ میں ۸۵ مرد وعورتیں وبچے شامل ہوئے (عبد المناف بنگالی معلم وقف جدید بیرون)

کالابن: جماعت احمدیہ کالابن نے ۹ جون کو زیر صدارت مکرم ماسٹر نور احمد تنویر صاحب زونل امیر جماعت راجوری وجموں جلسہ کیا جس میں تلاوت ونظم کے بعد مکرم محمد شریف صاحب صدر جماعت، مکرم محمد صادق صاحب، مکرم لقمان احمد صاحب قادر مبلغ سلسلہ اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب ودعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (مبارک احمد ساجد معلم)

کوڈلور: جماعت احمدیہ کوڈلور نے ۲۸ مئی کو مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کوڈلور نارتھ زون کی زیر صدارت جلسہ کیا تلاوت ونظم کے بعد مکرم مزمل صاحب معلم، مکرم سید عبد العزیز صاحب سیکرٹری مال کی تقریر کے بعد مکرم صدر جماعت نے اس ضمن میں چند مفید باتیں سنائیں اور شکریہ ادا کیا دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ (کے ایم سید محمد صدر جماعت)

گلبرگہ: جماعت احمدیہ گلبرگہ نے ۱۸ جون کو بعد نماز عصر زیر صدارت مکرم قریشی محمد عبد اللہ صاحب تیماپوری صدر جماعت جلسہ کیا تلاوت ونظم کے بعد مکرم عبد القادر صاحب شجیع سیکرٹری تحریک جدید ووقف جدید، مکرم عبد الرب صاحب استاد، مکرم ظفر احمد صاحب شحنہ مکرم مولوی ایم مقبول احمد صاحب مبلغ سلسلہ گلبرگہ نے تقریر کی صدارتی خطاب ودعا کے بعد جلسہ ختم ہوا سامعین جلسہ کی چائے سے تواضع کی گئی جلسہ میں احباب ومستورات کے علاوہ بچے وبچیوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ (قریشی محمد عبد اللہ صدر جماعت گلبرگہ)

مالیر کوٹلہ دو مقامات پر جلسہ یوم خلافت کیا گیا جسمیں نئی جماعتوں کے احباب نے شرکت کی۔

(سید اقبال احمد معلم سلسلہ)

محبوب نگر: جماعت احمدیہ محبوب نگر نے بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم قاسم شریف صاحب صدر جماعت جلسہ کیا تلاوت ونظم کے بعد خاکسار، عزیز علیم اللہ شریف صاحب، مکرم عبد السمیع صاحب نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (شیخ نور احمد میاں معلم سلسلہ)

ممبئی: جماعت احمدیہ ممبئی نے زیر صدارت مکرم ناصر خان صاحب ۴ جون کو بعد نماز عصر الحق بلڈنگ میں جلسہ منعقد کیا جسمیں تلاوت ونظم کے بعد مکرم مظہر الحق صاحب، مکرم سید شکیل احمد صاحب آف رانچی، مکرم محمود احمد صاحب صدر جماعت اور خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب کے بعد دعا ہوئی بعد نماز مغرب وعشاء تمام حاضرین کے لئے طعام کا انتظام تھا اس جلسہ میں احباب جماعت کے علاوہ دو نو مبائعین اور دو زیر تبلیغ افراد بھی شامل ہوئے۔ (سید طفیل احمد شہباز مبلغ سلسلہ)

یادگیر: جماعت احمدیہ یادگیر نے ۱۱ جون کو بعد نماز مغرب وعشاء احمدیہ مسجد میں زیر صدارت مکرم محمد سلیم سگری صاحب امیر جماعت احمدیہ جلسہ کیا تلاوت ونظم کے بعد خاکسار، عزیز طاہر احمد اماپور متعلم جامعۃ المبشرین قادیان، مکرم مولوی ظہور احمد خان صاحب نے تقریر کی آخر میں امیر صاحب نے خطاب فرمایا اور دعا کروائی اللہ کے فضل سے کثیر تعداد میں احباب ومستورات اور بچے شامل ہوئے دوران جلسہ چائے تقسیم کی گئی۔

(محمد رفیق اللہ خان سیکرٹری تعلیم یادگیر)

تقریب آمین

محترم سید فضل عمر مدثر صاحب آف شموگہ کی بیٹی سیدہ امۃ الجمیل عفت نے پانچ سال دس ماہ کی عمر میں قرآن مجید ناظرہ مکمل کیا ہے۔ 9.7.06 کو جلسہ سیرۃ النبیؐ ناصرات الاحمدیہ شموگہ کے زیر اہتمام منعقد ہوا۔ اس دن بچی کی تقریب آمین ہوئی۔ فضل عمر صاحب اپنے دونوں بیٹوں کے بھی جلد قرآن مجید مکمل کرنے اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

میری حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

اخبار بدر کا جلسہ سالانہ نمبر زیر تیاری ہے قارئین کرام سے درخواست ہے کہ مندرجہ بالا عنوان پر فل سکیپ کے ایک صفحہ پر مشتمل اپنے تاثرات قلمبند کر کے ادارہ بدر کو 30 ستمبر تک بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ احب ومستورات کے علاوہ بچے بھی اپنے تاثرات بھجوا سکتے ہیں۔ (ادارہ)

کیا آپ کی جماعت میں ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد ہو گیا ہے؟

بھارت کی تمام جماعتوں میں جولائی کے پہلے ہفتہ میں ہفتہ قرآن مجید مقرر تھا الحمد للہ کہ اکثر جماعتوں نے بروقت ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کر کے اپنی رپورٹیں ارسال کی ہیں بعض جماعتیں اپنی سہولت کے مطق ماہ اگست میں یہ ہفتہ منا رہی ہیں۔ جن جماعتوں میں تا حال ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد نہیں ہو سکا وہ اس تعلق میں توجہ فرمائیں تمام صدر صاحبان سرکل انچارج صاحبان مبلغین ومعلمین کرام اس طرف خصوصی توجہ دیں۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
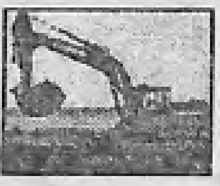
Aliaa Earth Movers
(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ ھِیَ الدُّعَآء
(نماز ہی دعا ہے)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222, 2248-1652
2243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

2 and 3 Bed Rooms Flat
Independant House
All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Flat Available
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph.040-27172202, 0924618281, 098491-28919

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in

MUSTAFA BOOK COMPANY
Agent of Govt. Publication and Educational Suppliers
Fort Road, Kannur-1, Ph:2769809
C.B.S.E, N.C.E.R.T, College, +2, Text & Guides, Stationeries
School Guides, Computer Stationery, Note Books, Forms & Registers

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16042 :: میں سجدہ سلام بیوہ مکرم عبدالسلام مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 43 سال تاریخ پیدائشی احمدی ساکن ایرناکلم ڈاکخانہ ایرناکلم ضلع ایرناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 29.6.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیور طلائی 78 گرام ۲۲ کیرٹ موجودہ قیمت 47000 روپے۔ مہر 1000 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد ماہانہ 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے عمرالدین   الامۃ سجدہ سلام   گواہ

وصیت 16043 :: میں کے کے آمنہ زوجہ مولوی اشرف صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ امور خانہ داری عمر 72 سال تاریخ بیعت 1969 ساکن تمنم ڈاکخانہ تمنم ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے زیور چھ گرام ۲۲ کیرٹ موجودہ قیمت 3500 روپے۔ چھ سینٹ زمین میں ایک مکان بمقام تمنم ایرناکلم جس کی موجودہ مارکیٹ قیمت سات لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ پی اے نفیسہ   الامۃ کے کے آمنہ   گواہ

وصیت 16044 :: میں شیخ عین الحق ولد شیخ حبیب اللہ قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 31 سال تاریخ بیعت 14.11.94 ساکن شجاع گڑھ ڈاکخانہ نیاہارٹ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 4.11.99 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ والد صاحب کی آٹھ گونٹھ زمین مع کچا مکان قیمت اندازاً 50000 روپے اس کے علاوہ والد صاحب کو ملنے والی سرکار کی طرف سے 25 گونٹھ زمین جس کی قیمت اندازاً 75000 روپے ہے اس میں ہم پانچ بھائی اور پانچ بہنیں حصہ دار ہیں جب بھی خاکسار کو اپنا حصہ ملے گا اس میں سے حصہ جائیداد ادا کر دے گا۔ میرا گزارہ آمد از وظیفہ ماہانہ 1250 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ سلطان احمد   العبد شیخ عین الحق   گواہ ظفر اللہ خان

وصیت 16045 :: میں اے رملہ زوجہ ایم عبدالرحیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 49 سال پیدائشی احمدی ساکن پالاری واٹم ڈاکخانہ وینالہ ضلع ارناکلم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 8.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ساڑھے چار سینٹ زمین جس میں ایک مکان بمقام میڈیکل سنٹر روڈ وینالہ ارناکلم جس کی موجودہ قیمت 9 لاکھ اندازاً ہے زیور طلائی 80 گرام ۲۲ کیریٹ موجودہ قیمت 48000 روپے حق مہر 500 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے قمرالدین   الامۃ اے رملہ   گواہ وسیم احمد صدیق

وصیت 16046 :: میں نسیمہ بیگم زوجہ عبدالرحیم قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ساڑھے ستارہ گرام سونا حق مہر جو خاوند سے حاصل کر چکی ہوں اس کے علاوہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ -/400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم اے محمود احمد   الامۃ نسیمہ بیگم   گواہ عبدالرحیم معلم

وصیت 16047 :: میں عبدالرحیم معلم ولد عبدالکریم مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال تاریخ بیعت 1997 ساکن پتھہ پریم ڈاکخانہ پتھہ پریم ضلع پالگھاٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 8.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ پانچ سینٹ زمین بمقام Eddthara پالگھاٹ سروے نمبر 669/1۔ جس کی موجودہ قیمت 35000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3093.50 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ ایم اے محمود احمد   العبد عبدالرحیم   گواہ عثمان پاشاہ

وصیت 16048 :: میں ناصر احمد وی پی ولد مووی پی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کوثام پرمپ ضلع کالیکٹ صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 22.3.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 4000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ ٹی احمد سعید   العبد ناصر احمد وی پی   گواہ ڈاکٹر صلاح الدین

وصیت 16049 :: میں پی پی سکینہ زوجہ کے وی حسن کویا قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 48 سال تاریخ بیعت 1.6.74 ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کلائی ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 1.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی چوڑیاں 3 عدد 40 گرام، انگوٹھیاں ۲ عدد ۸ گرام۔ ہار دو عدد 36 گرام بالیاں ایک جوڑی ۶ گرام۔ کل 90 گرام جس کی موجودہ قیمت اندازاً 50625 روپے ہوگی۔ حق مہر مبلغ 700 روپے وصول شدہ۔ جملہ زیورات ۲۲ کیرٹ کے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ کے وی محمد   الامۃ پی پی سکینہ   گواہ کے وی محمد طاہر

وصیت 16050 :: میں منور احمد SP ولد نذیر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ 12.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3356 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.8.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد   العبد منور احمد   گواہ مسعود احمد راشد

نواب اکبر بگٹی کی ہلاکت اور پاکستان کے بعد کے واقعات

پاکستان کی سیکورٹی فورسز نے ایک بڑا حملہ کر کے بلوچستان کے قوم پرست لیڈر اور سابق وزیر اعلیٰ نواب اکبر بگٹی اور ان کے دو پوتے اور 37 دیگر مسلح باغیوں کو ہلاک کر دیا یہ واقعہ ۲۷/اگست کا ہے جبکہ فوج نے باغیوں کے خلاف تین دن پہلے یہ کاروائی شروع کی تھی۔ اور اس لڑائی میں 21 پولیس اہلکار اور ۳۷ باغی مارے گئے ہلاک شدگان میں چھ افسران بھی شامل ہیں۔ اس کے بعد کوئٹہ میں بڑے پیمانہ پر سخت تشدد پھوٹ پڑا اور سارے علاقہ میں کرفیو نافذ کر دیا گیا۔ مظاہرین بگٹی کی موت کی خبر سن کر صوبہ کی راجدھانی کوئٹہ کی سڑکوں پر آگئے۔ درجنوں گاڑیاں جلا دی گئیں اور کئی بنکوں اور ایک پٹرول پمپ کو ٹیلی فون ایکسچینج کو آگ لگا دی گئی۔ صبح ساڑھے چھ بجے سے ہی کرفیو نافذ اور فوج کو طلب کر لیا گیا جس نے شہر میں مورچے سنبھال لئے۔

بلوچستان پاکستان کا سب سے بڑا لیکن ساتھ ہی اقتصادی لحاظ سے سب سے پسماندہ صوبہ ہے۔ پاکستان کے قدرتی گیس کا ذخیرہ یہیں واقع ہے لیکن بلوچیوں کا کہنا ہے کہ پاکستانی حکومت انہیں قدرتی گیس کے ذخیروں سے ہونے والے منافع میں خاطر خواہ حصہ نہیں دیتی۔ بلوچستان کے باغیوں نے گزشتہ برس بھی گیس پائپ لائنوں سمیت بنیادی ڈھانچہ پر اپنے حملے تیز کر دیئے تھے اس کے ساتھ ہی سکیورٹی فورسز پر ہونے والے حملوں میں بھی تیزی آگئی تھی لہذا سکیورٹی فورسز ان باغیوں کو اکھاڑ پھینکنے کے لئے کافی تیزی سے کاروائی کر رہی ہے۔ فوجی آپریشن میں بھاری ہتھیار اور ہیلی کاپٹر گنشپ استعمال کئے گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر گنشپ نے بھمبور پہاڑوں کے چلکیری علاقہ کو نشانہ بنایا اور وہاں فوجی اتارے۔ بگٹی اور مری قبیلوں کے ایک سو چالیس لوگ چلکیری علاقہ میں آپریشن کے دوران مارے گئے نواب بگٹی اور کئی دوسرے لوگ اس وقت مارے گئے جب ہیلی کاپٹر گن شپس نے ان کے اڈہ پر بم گرائے۔ بگٹی کے پوتے نوابزادہ بیرم بگٹی بھی مرنے والوں میں شامل ہیں۔ نواب بگٹی جو کہ برطانیہ کے تعلیم یافتہ قبائلی لیڈر تھے پاکستان کے خلاف مسلح بغاوت کی رہنمائی کر رہے تھے اور ان کی مانگ تھی کہ صوبہ کو مزید خودمختاری دی جائے اور بلوچستان صوبہ سے جہاں آبادی کم ہے فوجی چھاؤنیاں ہٹائی جائیں۔ نواب بگٹی کے خفیہ اڈے کا پتہ سیٹلائٹ ٹریکنگ سسٹم کے ذریعہ لگایا گیا جو امریکہ نے مہیا کیا تھا اور اس کے بعد آپریشن شروع کیا گیا۔

سیاسی تجزیہ نگاروں اور اپوزیشن سیاستدانوں نے نواب بگٹی کے قتل پر صدمہ کا اظہار کیا اور حکومت کی اس وضاحت کو رد کر دیا کہ وہ اتفاقاً مارے گئے اور کہا کہ انہیں ارادتاً قتل کیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی میں بھی ناخوشگوار صورتحال پیدا ہوگئی جب اپوزیشن کو اس موضوع پر بولنے کی اجازت نہیں دی گئی سپیکر چودھری عامر حسین نے اپوزیشن کی مانگ کو نظر انداز کر دیا اور اسمبلی کے سٹاف کو حکم دیا کہ وہ ہال میں بجلی آف کر دے انہوں نے ہاؤس کا اجلاس بھی ملتوی کر دیا اپوزیشن ممبر حکومت کے خلاف نعرے لگاتے رہے اور صدر مشرف کو قاتل کہہ کر پکارتے رہے۔ نواب بگٹی سابق وزیر اعلیٰ اور صوبہ کے گورنر بھی رہ چکے ہیں۔ ایران اور افغانستان کی سرحد پر واقع بلوچستان کے کئی قبائل زیادہ خودمختاری کی تحریک چلاتے آرہے ہیں لیکن ۲۰۰۲ء کے بعد اس تحریک میں تیزی آگئی جبکہ صدر پرویز مشرف نے چینی مدد کے ساتھ گوادر بندرگاہ کو ڈویلپ کرنے کا اعلان کیا اور انہوں نے دوسرے صوبوں سے بلوچستان کو اجتماعی ہجرت کی حوصلہ افزائی کی۔ نواب بگٹی اور دوسرے قبائلی لیڈروں نے حکومت کی ان کوششوں کی مخالفت کی اور انہوں نے تحریک تیز کر دی۔ وہ فوج کی چھاؤنیاں بنانے کی بھی مزاحمت کر رہے ہیں یہ مزاحمت ۲۰۰۴ء میں زیادہ تیز ہوگئی اور نواب بگٹی دوسرے قبائلیوں کے ساتھ انڈر گراؤنڈ ہوگئے تاکہ مسلح بغاوت چلائی جا سکے۔

جنرل پرویز مشرف نے بگٹی کی موت کے کچھ ہی گھنٹوں کے بعد بلوچی باغی رہنماؤں کو سیاسی مذاکرات کا بجھا دیا۔ مشرف کے احکام کے مطابق ملک بھر میں ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا بلوچستان کو جانے والی تمام ریل گاڑیاں منسوخ کر دی گئیں اور بلوچستان کے ساتھ لگتے دیگو صوبوں کی سرحدیں سیل کر دی گئیں۔ 650 مظاہرین کو گرفتار کیا گیا 45 موٹر گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں سینکڑوں دکانیں بینک اور سرکاری جائیدادیں لوٹ لی گئیں گڑبڑ کے سبب صوبائی اسمبلی کا اجلاس کچھ دنوں کے لئے معطل کر دیا گیا۔

تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اس سے اپوزیشن کی صفوں میں اتحاد پیدا ہوگا۔ اور بگتی کی موت سے بلوچیوں کی شکایتوں کی طویل فہرست میں ایک اور شکایت کا اضافہ ہو جائے گا اس سے بغاوت کمزور نہ پڑے گی بلکہ اسے تقویت پہنچے گی بلوچیوں کی تلخی میں اس سے اور اضافہ ہوگا بلوچیوں کی نیشنلسٹ تحریک کمزور پڑنے کی بجائے اور مضبوط ہوگی۔ انٹرنیشنل کرائسس گروپ کی ثمینہ احمد کا کہنا ہے کہ بگتی کی موت کو صوبہ کی مخالفت کو کچلنے کی مرکزی حکومت کی کوشش سے تعبیر کیا جائے گا بیشتر بلوچی ان کی موت کو بذات خود بلوچستان پر حملہ تصور کریں گے۔ باغیوں کے خلاف بڑے پیمانے پر چلائی جانے والی کاروائی اور اس خبر کے پیش نظر ناراضگی عام ہے کہ صدر پرویز مشرف نے بگتی کی موت کو فتح قرار دیتے ہوئے فوج کو مبارکباد دی تھی۔ روزنامہ ڈان نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ صدر کا سکیورٹی فورسز کو مبارکباد پیش کرنا باعثِ پریشانی ہے۔ ہر ہوشمند انسان اس واقعہ پر گہرے دکھ کا اظہار کرتا ہے۔ اخبار نے مزید لکھا کہ ان کی ہلاکت سے نیشنلسٹ جذبات با آسانی بھڑک سکتے ہیں نہ صرف بلوچستان میں بلکہ سندھ میں بھی۔ لیفٹیننٹ جنرل اسد دُرّانی نے کہا کہ صدر نے فتحمندی کا اظہار کر کے غلطی کی ہے انہوں نے کہا کہ سب سے بڑی غلطی اس وقت ہوئی جب انہوں نے بگتی کی موت کو عظیم فتح سے تعبیر کیا۔ دانشمندی کا تقاضا تھا کہ بلوچستان کا احترام کیا جاتا بگتی کی موت سے مشرف کی معتبریت کو نقصان پہنچا ہے۔ ثمینہ احمد کا کہنا ہے کہ مشرف جب برسر اقتدار آئے تھے تو انہوں نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ صوبائی یکجہتی کی بحالی اور وفاق کو مضبوط بنانا چاہتے ہیں یقیناً یہ سب کچھ نہیں ہوا۔ پاکستان کی ہر بڑی جماعت نے اس ہلاکت کی مذمت کی ہے اسے ایک اور سیاسی رہنما کا صفایا قرار دیا جا رہا ہے۔ مرکز اور ریاست کے تعلقات نیز سیاسی استحکام پر اس کے سنگین اثرات پڑ سکتے ہیں۔ اس سے پُرتشدد قوم پرست تحریک کو نئی زندگی مل سکتی ہے اس سے سبھی جنگجو برادریوں کو ایکتا کی ڈور میں پرونے میں مدد ملے گی۔ ایک تجزیہ نگار کا کہنا ہے کہ بلوچستان میں حالات وہی بن سکتے ہیں جو 1971ء میں سابق مشرقی پاکستان میں تھے جب پاکستانی فوج کے مظالم کے نتیجہ میں بنگلہ دیش قائم ہوا تھا اب بلوچستان میں بھی پاکستان سے الگ ہونے کی تحریک شروع ہو سکتی ہے۔

لبنان کی جنگ کون جیتا کون ہارا

اقوام متحدہ کی قرارداد کے پیش نظر لبنان میں جنگ بندی تو ہوگئی ہے اور عسکریت پسند شیعہ گوریلا تحریک حزب اللہ لبنان کی کثیر العقیدہ حکومت کے رکن ہونے کی حیثیت سے شمالی لبنان سے اپنی مسلح کاروائیاں ختم کرنے کی پابند ہے لیکن یہ سوال ابھی تک اپنی جگہ برقرار ہے کہ اس جنگ میں کون جیتا اور کون ہارا۔ بی بی سی کے تجزیہ نگار مارٹن ریسر نے لبنان کی جنگ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس جنگ میں حزب اللہ کو بہر حال برتری حاصل ہے کیونکہ اس کے جنگجوؤں نے اسرائیل پر فتح حاصل کی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ''حزب اللہ کا فلسفہ جذبہ شہادت کے ارد گرد گھومتا ہے ان کیلئے جنگ بذات خود ایک فتح ہے اس کے علاوہ اسرائیل کے انتہائی تباہ کن ہتھیاروں اور اندھا دھند بمباری کے باوجود میدان جنگ میں چار ہفتے تک ڈٹے رہنا بجائے خود ایک فتح ہے۔ 2006ء کے موسمِ گرما میں ایک بار پھر انہوں نے خطے کی سُپر پاور فوجی طاقت کو اپنی کاروائیاں روکنے پر مجبور کر دیا۔ گزشتہ چھ برسوں کے درمیان شمال کی عیسائی اکثریتی آبادی کے ساتھ حزب اللہ نے جس طرح فراخدلانہ مظاہرہ کیا ہے اس نے حزب اللہ کی حمایت میں اضافہ کر دیا ہے۔

اسرائیل نے دانستہ لبنان کے رہائشی علاقوں کو نشانہ بنایا
ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ

بین الاقوامی تنظیم برائے حقوقِ انسانی (ایمنسٹی انٹرنیشنل) نے اسرائیل پر لبنان کے رہائشی ٹھکانوں پر دیدہ دانستہ حملہ کرنے کا الزام لگایا ہے۔ ایمنسٹی نے کہا ہے اگر اسرائیل نے شہری آبادی والے ٹھکانوں پر حملہ کرنے سے پرہیز کیا ہوتا تو پھر اتنے بڑے پیمانہ پر لوگوں کی جانیں تلف نہ ہوتیں۔ ایمنسٹی کی رپورٹ کے مطابق اسرائیلی ایئر فورس نے 12 جولائی اور 4/اگست کے درمیان لبنان پر 7 ہزار سے زائد حملے کئے۔ وہیں اسرائیل کی بحری فوج نے لبنان پر 2500 بار بم داغے ایسی کاروائیوں میں 1100 سے زائد لوگ مارے گئے اور دکھ کی بات یہ ہے کہ مارے گئے لوگوں میں سے آدھے سے زیادہ بچے تھے اس فوجی کاروائی کی وجہ سے دس لاکھ لوگ اجڑ گئے جو کہ آبادی کا تقریباً چوتھائی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ کئی ایسے ٹھکانوں پر بھی حملہ کیا گیا جن کی کوئی جنگی اہمیت نہیں تھی اسرائیل آسانی سے فوجی اور رہائشی ٹھکانوں کے درمیان فرق کر سکتا تھا لیکن اس نے ایسا کرنا ضروری نہ سمجھا اس نے جان بوجھ کر رہائشی ٹھکانوں پر بھی حملہ کیا۔ اسرائیلی حملے میں ہزاروں گھر سڑک تالاب پٹرول پمپ اور صنعتی ٹھکانے بھی تباہ ہوگئے رپورٹ کے مطابق بنیادی سہولات اور صنعتی یونٹوں وغیرہ کو تباہ کرنے کے پیچھے لبنان کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے کا نظریہ چھپا تھا۔ یہ رپورٹ لبنان کے دورہ سے لوٹے ایمنسٹی کے وفد نے تیار کی ہے۔☆

حزب اللہ لبنان کی شدت پسند تنظیم

حزب اللہ لبنان کی ایک سیاسی اور فوجی پارٹی ہے جسے جنوبی لبنان میں اسرائیلی جارحیت سے لڑنے کیلئے 1982 میں تشکیل دیا گیا تھا عرب ممالک اور دنیا بھر کے مسلمانوں نے لبنان میں اس کو ایک قانونی سیاسی پارٹی قرار دیا ہے۔ اسرائیل کے خلاف جنگ لڑنے کے علاوہ حزب اللہ اپنے ملک میں فلاحی کاموں میں بھی مصروف ہے۔ یہ پارٹی اسپتال خبر رساں ایجنسیاں اور تعلیمی ادارے بھی چلاتی ہے۔ یہ ایک ایسی پارٹی ہے جس نے امریکہ میں ۱۱ ستمبر کے حملوں اور نک برگ کے قتل کی بھی مذمت کی تھی۔

لبنان پر 1982 میں اسرائیل کے حملے کے فوراً بعد ہی لبنان کے شیعہ گروپوں نے یہ پارٹی تشکیل دی تھی۔ اس پارٹی کو تشکیل دینے کا خیال ایران نے پیش کیا تھا یا پھر یہ کہا جاتا ہے کہ ایران میں 1979 کے انقلاب کے بعد ایک ہزار پانچ صد اسلامی انقلابی گارڈس جب سے لبنان آئے تو انہوں نے حزب اللہ کی تشکیل کا خیال پیش کیا تھا۔ ایران کی جانب سے حزب اللہ کو مالی امداد کے علاوہ اسلحہ کی بھی امداد فراہم ہوتی ہے۔ شام بھی حزب اللہ کی اخلاقی طور پر حمایت کرتا ہے اور وہ اسے مالی اور اسلحہ کی امداد فراہم کرتا رہتا ہے۔ جس وقت یہ پارٹی تشکیل دی گئی تو اس کا اصل مقصد ایرانی انقلاب کو دوسرے ملکوں تک پھیلانا تھا اس وقت سے ہی اس پارٹی پر یہ شبہ کیا جانے لگا کہ یہ پارٹی لبنان کو اسلامی ملک بنانا چاہتی ہے کئی برسوں تک یہ پارٹی منظر عام پر نہیں آئی اور 1985 تک اس نے اپنے وجود کا اعلان نہیں کیا تھا۔ اس سے قبل اسرائیل کے حملے کے وقت یہ پارٹی لبنانی نیشنل ریزسٹینس کے نام سے لڑ رہی تھی۔ 1980ء کی دہائی میں لبنان میں خانہ جنگی کے دوران حزب اللہ نے اسرائیلیوں اور مغربی رجحانات رکھنے والے لوگوں کو ملک سے نکالنا شروع کر دیا تھا۔ اس دوران حزب اللہ پر کئی بار دہشت گردوں کے حملے بھی ہوئے باب ووڈ وارڈس نے اپنی کتاب ''نقاب سی آئی اے کی خفیہ لڑائی'' میں لکھا ہے کہ سی آئی اے نے ایلی ہوبیکا سے کہا تھا کہ وہ حزب اللہ کے روحانی لیڈر فضل اللہ کو ہلاک کر دے۔ لیکن اس سے یہ بھی کہا گیا تھا کہ کم سے کم خون خرابہ ہونا چاہئے۔ فضل اللہ پر قاتلانہ حملہ تو ناکام ہوگیا لیکن اس حملے میں 80 شہری مارے گئے تھے۔ ان حالات کی وجہ سے سی آئی اے نے ایلی ہوبیکا سے اپنے تعلقات منقطع کر لئے۔ جنوبی لبنان پر 1982 سے 2000 تک اسرائیل کا قبضہ رہا اور اس دوران حزب اللہ نے اسرائیلی فوج اور لبنانی فوج کے خلاف گوریلا جنگ لڑی جہاں صرف ایک حملے میں 100 شہری مارے گئے تھے۔ مئی 2000 میں اسرائیل نے جنوبی لبنان سے اپنی فوج واپس بلائی تھی جسے دنیا بھر میں حزب اللہ کی فتح قرار دیا جا رہا تھا جس سے وہ لبنان میں کافی مقبول بھی ہوگئی۔ لبنان سے اسرائیل کے انخلاء میں حزب اللہ کے کردار نے اسے نہ صرف مقبول کر دیا بلکہ لبنان کے صدر ایمائیل لاہود نے کہا تھا کہ ان کے اور لبنانیوں کیلیا۔ حزب اللہ ایک قومی انقلابی تحریک ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر یہ پارٹی یہاں موجود نہیں ہوتی تو لبنان آزاد نہیں ہوتا اس لئے ہمارے دلوں میں اس پارٹی کی حد سے زیادہ محبت ہے۔☆

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
lbadrqadian@rediffmail.com

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

Vol. 55 Thursday 24 August 2006 Issue No. 34

یاد دہانی

ہر احمدی کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق عبادت گزار بندہ بننا ہوگا

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع جلسہ سالانہ ڈنمارک، ناروے، سویڈن (مشترکہ) فرمودہ 16 ستمبر 2005ء بمقام سویڈن کا خلاصہ بطور یاد دہانی پیش ہے

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت کریمہ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (سورۃ البقرہ آیت نمبر 22)
کی تلاوت کی اور ترجمہ پیش فرمایا۔

ترجمہ:: اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے رب کی جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آج اللہ کے فضل سے ڈنمارک، ناروے اور سویڈن ان تینوں ممالک کا یہ مشترکہ جلسہ ہے۔ فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک بڑا مقصد اس جلسے کے قیام سے یہ تھا کہ لوگ تقویٰ میں ترقی کریں اور خدا کے سامنے جھکنے والے اور اس کی عبادت بجالانے والے بنیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہر احمدی کا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کھنچا چلا جائے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادات بجالائی جائے آج اس زمانہ میں خدا تعالیٰ تک پہنچنے کے راستے اگر کسی کو نظر آ سکتے ہیں تو وہ احمدی کو نظر آ سکتے ہیں کیونکہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ وابستہ رہنے کا عہد کیا ہے۔ اگر آج ہر احمدی اس سوچ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم پر عمل نہیں کر رہا تو پھر وہ آپ کے لائے ہوئے نور سے حصہ بھی نہیں پا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا کو اللہ کا حقیقی عبد بنانے کے لئے آئے تھے۔ پس ہر احمدی کو جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے احکام کے مطابق عبادت گزار بندہ بننا ہوگا۔ حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ پیش فرمائے اور فرمایا پس پہلا مقصد جو ہر احمدی کا ہونا چاہئے وہ ہے اللہ کو حاصل کرنا ہے اور اس کے لئے سب سے ضروری چیز اللہ کی عبادت ہے۔ فرمایا یہ عبادت ہی ہمیں تقویٰ میں بڑھائے گی اور جب ہم تقویٰ میں بڑھیں گے تو پھر اللہ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔ اللہ جل شانہ جو کل کائنات کا پیدا کرنے والا ہے اس سے بھاگ کر ہم کس طرح زندگی بسر کر سکتے ہیں، وہی پالنے والا ہے وہی

جماعت کے ہر طبقہ عورت مرد بوڑھے اور بچے کو یہ جائزہ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر ہمارے تقویٰ اور عبادت کے معیار کتنے بلند ہوئے ہیں

ہماری ضروریات کا پورا کرنے والا ہے اور ایسی جگہوں سے رزق دینے والا ہے کہ جس کا ہمیں گمان بھی نہیں ہوتا۔ پس اللہ کے پیار کو حاصل کرنے کے لئے تقویٰ ضروری ہے۔ فرمایا اگر کوئی

اگر کوئی کاروباری آدمی ہے یا ملازم پیشہ ہے اگر نماز کو بھول کر اپنے کام میں لگا ہوا ہے تو یہ شرک ہے۔ ہر احمدی کو اپنے دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک طرف تو وہ خدا کا بننے کے لئے دعا کر رہا ہے اور دوسری طرف جب نماز کا وقت آ جائے تو اپنے کام میں مصروف رہ کر نماز کو بھول رہا ہے

کاروباری آدمی ہے یا ملازم پیشہ ہے اگر نماز کو بھول کر اپنے کام میں لگا ہوا ہے تو یہ شرک ہے۔ ہر احمدی کو اپنے دل کو ٹٹولنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ ایک طرف تو وہ خدا کا بننے کے لئے دعا کر رہا ہے اور دوسری طرف جب نماز کا وقت آ جائے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہر احمدی کا یہ مقصد ہونا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف کھنچا چلا جائے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق عبادات بجالائی جائے

تو اپنے کام میں مصروف رہ کر نماز کو بھول رہا ہے۔ جماعت کے ہر طبقہ عورت مرد بوڑھے اور بچے کو یہ جائزہ لینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود کو مان کر ہمارے تقویٰ اور عبادت کے معیار کتنے بلند ہوئے ہیں۔ حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ پیش فرمائے اور پھر فرمایا پس یہ مقصد ہے انسان کی پیدائش کا کہ ایک خدا کی عبادت کرو انسان اگر خدا کی عبادت نہیں کرے گا تو شیطان کی گود میں چلا جائے گا۔ اللہ نے عبادت کا حکم بھی ہمارے فائدے کے لئے دیا ہے ورنہ اللہ کو ہماری عبادات کی کچھ بھی ضرورت نہیں۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف بیان فرمایا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا کہ بہت ساری بھیڑوں کو قصابوں نے لٹا کر ان کی گردن پر چھری رکھی ہوئی ہے اور ان کو اس غیبی آواز کے ساتھ ذبح کر دیا جاتا ہے کہ تم کیا ہو؟ گو کھانے والی بھیڑیں ہی تو ہو! فرمایا پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ نظارہ بھی احمدیوں کو اللہ کی عبادت کرنے کی طرف توجہ دلانے کے لئے ہے تم نے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے تم تو اس سے غافل نہ ہو۔ تم تو اس نور سے حصہ لینے والے بنو جس کو لیکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ پس ہم وہ بھیڑیں نہ بنیں جس کی اللہ کو کچھ بھی پرواہ نہیں بلکہ ہم وہ بنیں جس کی خاطر اللہ اپنی رحمتیں نازل کرتا ہے۔ پس جب ہم اللہ کی طرف جھکیں گے اور خالص ہو کر اس کی عبادت کریں گے تو اللہ آگے بڑھ کر ہمیں اپنی آغوش میں لے لے گا۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو قرآن کریم پڑھنے اور اس پر غور کرنے اور اس کے احکامات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد مقصد یہ ہے کہ بنی نوع انسان کو ایک خدا کی طرف جھکنے والا اور اس کے احکامات پر عمل کرنے والا بنائیں فرمایا اس طرف ہر احمدی کو توجہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ذَالِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ۔ فرمایا پس اپنے رب کی عبادت کرو اور تقویٰ میں آگے بڑھو۔ اور اس کے لئے قرآن کریم کو پڑھنا اور اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ پس تقویٰ تب تک مکمل نہیں ہوگا جب تک قرآن کریم کو غور اور تدبر سے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کو زندگی کا حصہ نہ بنا لیا جائے۔ اس ضمن میں حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات عالیہ اور احادیث مبارکہ پیش فرمائیں اور فرمایا اللہ کی رحمت کو جنبش دینے کے لئے اور فرشتوں کے حلقہ میں آنے میں کے لئے قرآن مجید کی تلاوت اور اس پر عمل ضروری ہے فجر کی نماز کے بعد ماں باپ تلاوت کو فرض کر لیں تبھی بچے بھی اس سے نیک نمونہ پکڑیں گے۔

حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کے آخر پر بڑے ہی درد کے ساتھ فرمایا اللہ کرے کہ ہم جو اپنے آپ کو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے منسوب کرتے ہیں آپ کی خواہش کے مطابق اللہ کے عبادت گزار بندے بن جائیں۔ قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھنے والے اور اس کے حکموں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ فرمایا یہ جلسے کے دن جس میں خدا نے آپ کو ایک روحانی ماحول میسر فرمایا ہے اپنی روحانیت کو بڑھائیں حقیقی تقویٰ کا فہم اور ادراک حاصل کریں۔ مختلف تقاریر ہوں گی اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے علاوہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اس بات پر قائم کریں کے ان تین دن میں وہ روحانیت میں ترقی کی کوشش کریں گے۔ اللہ کرے کہ سب اس جلسے کی برکات سے فیض حاصل کرنے والے ہوں۔ ❁